Regd No. E.P. 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

جلد ۶ | ۲۶ فتح ۱۳۳۶ ہش | ۴ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ | ۲۶ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۲

قادیان کے احمدیوں کی وفاشعاری

• "کیا قادیان کے احمدی غیر وفاشعار ہیں؟" کے عنوان سے موقر اخبار ریاست دہلی مورخہ ۱۶ دسمبر ۵۷ء میں جناب مدیر صاحب اخبار مذکور نے صاف گوئی اور انصاف سے کام لیتے ہوئے قادیان کے احمدیوں کے سیاسی موقف کے متعلق اظہار خیال کیا ہے۔ ہم بغیر کسی مزید تشریح یا اظہار رائے کے اس نوٹ کو شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔ اور حکومت ہند اور پنجاب کو ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام حکومتوں کو باادب یہ توجہ دلاتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں تحریک احمدیت اور اس کے اصول متمدن سوسائیٹی کے لئے ایک گراں قدر سرمایہ ہیں اور جوں جوں احمدیت کے یہ پُرامن اور مصلح جویانہ اصول دنیا اپناتی جائے گی اس میں سے فساد، بد امنی اور بے چینی مٹتی جائے گی۔ اور یہ وہ سنت تیک ہے جس کی نیو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ہاتھوں سے اسی ملک میں رکھی گئی۔ دنیا کے دور دراز گوشوں کے ممالک میں بسنے والے ان اصولوں کو اختیار کرکے اپنے قلوب اور اجسام کو آرام اور سکون پہنچا رہے ہیں۔ کاش! ہمارے اہل ملک بھی ان زریں اصولوں کی قدر پہچانیں۔ (ایڈیٹر)

"مرحوم حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان کے متعلقین یعنی احمدی مذہباً اور اصولاً ہر حکومت وقت کے وفاشعار ہیں۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ برسر اقتدار حکومت کے وفاشعار ہوں۔ چنانچہ اپنے اس مذہبی اصول کے مطابق ہی انہوں نے ہندوستان کی سیاسی تحریکوں میں کبھی حصہ نہ لیا اور یہ انگریزوں سے بھی ہمیشہ تعاون کرتے رہے اور انگریزوں کی حکومت کے خاتمہ کے بعد اب ان کی پاکستان میں تو یہ پوزیشن ہے کہ پاکستان کے احمدی پاکستان گورنمنٹ کے وفادار ہیں اور ہندوستان کے احمدی ہندوستان کی قومی گورنمنٹ کے اخلاص کے ساتھ وفاشعار ہیں۔ مگر ان بچاروں کی پاکستان اور ہندوستان دونوں جگہ نازک پوزیشن ہے۔ پاکستان میں تو یہ وہاں کے مسلمانوں کے مظالم کا شکار ہوتے رہتے ہیں کیونکہ پاکستان کے مسلمان احمدیوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ اور ابھی حال میں چودھری محمد علی سابق وزیراعظم پاکستان کی نئی سیاسی پارٹی سے بعض اصحاب نے صرف اس وجہ سے استعفیٰ دے دیا کہ یہ پارٹی احمدیوں کو بھی مسلمان سمجھتی ہے اور کچھ بعید نہیں کہ [illegible] سلمانوں کا مذہبی مالیخولیا کب وہاں کے احمدیوں کے خلاف پہلے کی طرح پھر جہاد شروع کردے۔ اور

ہندوستان میں احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ ان کا مسلمان ہونا اور مسلمان ہوتے ہوئے مشرقی پنجاب (جہاں گنتی کے صرف چند مسلمان اب باقی رہ گئے ہیں) میں رہنا ہی ہندوؤں اور سکھوں کی نگاہ میں اتنا بڑا جرم ہے جسے قابل معافی قرار نہیں دیا جاتا اور یہ واقعہ افسوسناک ہے کہ مشرقی پنجاب کا قریب قریب ہر سرکاری افسر ان کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اور اگر کبھی موقعہ ملے تو وہ نیش زنی سے باز نہیں آتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان بچاروں کے لئے ہر روز کوئی نہ کوئی نئی مصیبت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے کے چند واقعات سُن لیجئے۔

قادیان کے احمدی حضرات کے کچھ عزیز تو قادیان اور ہندوستان کے دوسرے مقامات میں ہیں اور کچھ رشتہ دار پاکستان میں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے مذہبی پیشوا یعنی موجودہ خلیفہ پاکستان کے مقام ربوہ (ضلع جھنگ) میں ہیں۔ اور مذہبی اعتبار سے قادیان کے احمدیوں کا یہ فرض اور ایمان ہونا چاہیے کہ وہ اپنے پیشوا کے ساتھ روحانی تعلق قائم رکھیں اور وہاں کے مذہبی جلسوں وغیرہ میں شامل ہوں۔ مگر گورنمنٹ ہند ان کو پاسپورٹ دینے سے انکار کرتی رہی جس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے جب کبھی پاسپورٹ کے لئے درخواست دی، یہ درخواست ضلع گورداسپور کے حکام کے

رپورٹ کے لئے بھیجی گئی۔ تو مقامی پولیس نے چھوٹے افسروں نے ان کو پاسپورٹ دینے کے حق میں رائے نہ دی کیونکہ ان کے مسلمان ہونے کے باعث ان کو ہندو اور سکھ جرائم پیشہ قوم سے بھی سمجھتے تھے اور ایسی رپورٹوں کی بنیاد پر ہی ان کو پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا جاتا۔ چنانچہ چند برس ہوئے ان کے بعض لیڈر جب دہلی آئے اور انہوں نے حالات بتائے تو نہ صرف ان پر کئے جانے والے اس ظلم کے خلاف "ریاست" میں لکھا گیا بلکہ ایڈیٹر "ریاست" نے سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ پنجاب سے زبانی بھی کہا جب کہ وہ دفتر "ریاست" میں تشریف لائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کو پاسپورٹ دیئے گئے اور یہ لوگ اپنے عزیزوں اور مذہبی رفیقوں سے ملنے کے لئے ربوہ (پاکستان) گئے۔ اس سلسلہ کی اب تازہ اطلاع ہے کہ قادیان کے ایک احمدی لیڈر ملک صلاح الدین ایم۔ اے کے حقیقی چھوٹے بھائی پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر ربوہ میں انتقال کرگئے اور ان کی والدہ بیمار ہیں اور ان کا فرض تھا کہ یہ اس موقعہ پر وہاں پہنچتے مگر آپ نے جب پاسپورٹ کی تجدید کے لئے درخواست دی تو

ان کا پاسپورٹ منسوخ کر دیا گیا اور یہی سلوک دوسرے احمدی اصحاب کے ساتھ کیا جا رہا ہے جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ پاسپورٹ کا غذی کارروائی اور مقامی ملازموں کی رپورٹ کے بعد دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ لوگ مسلمان ہیں کوئی سکھ یا ہندو ملازم نہیں چاہتا کہ ان کے لئے سہولت بہم پہنچائی جائے اور کانفیڈنشل رپورٹیں ان کے خلاف کر دی جاتی ہیں۔

اگر کسی بھی احمدی کے خلاف کوئی سیاسی شکایت ہو تو اس کو پاسپورٹ نہ دیا جانا چاہیئے۔ مگر جس صورت میں کہ یہ لوگ سیاسیات سے قطعی بے تعلق ہیں اور احمدی خالص مذہبی جماعت اور ہندوستان کی وفاشعار ہے اس جماعت کی اس پوزیشن میں احمدیوں کو پاسپورٹوں کا نہ دیا جانا انصاف قرار نہیں دیا جا سکتا اور ہماری خواہش ہے کہ پنجاب گورنمنٹ احمدی حضرات کی اس تکلیف پر ہمدردی کے ساتھ غور کرے اور اگر کسی بھی احمدی کے خلاف پولیس یا مقامی افسروں کو شکایت ہو تو یہ معاملہ کسی جوڈیشل افسر کے سپرد کر دیا جائے تاکہ یہ معصوم اور بے گناہ لوگ کانفیڈنشل رپورٹوں کا شکار نہ ہوں۔" (ریاست ۱۶ ۱۲/۵۷)

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع تو موصول نہیں ہوئی۔ البتہ احباب جماعت کو اس بات کا علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ ہی سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے دنوں میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۴ دسمبر ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور اپنے مقدس امام کی ملاقات کی غرض سے قادیان سے تیرہ افراد کا ایک قافلہ کی صورت میں کل صبح آٹھ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر چونکہ دور دراز سے احمدی شریک ہوتے ہیں اس لئے قادیان میں مقیم درویشان کو بغیر کسی زائد خرچ کے اپنے رشتہ داروں سے بھی ملاقات کرنے میں بھی آسانی رہے گی۔ چھ افراد کے پاس انفرادی پاسپورٹ موجود تھے۔ قافلہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی بعض دوست قادیان سے گئے اور اللہ کے فضل سے بخیریت واپس آ گئے۔

محترمہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ اور آپ کی ہر دو بچیاں بعارضہ بخار ناسازیٔ طبع بیمار ہیں۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے

دعا اور صدقہ کی تحریک

(از جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ایک چٹھی موصول ہوئی تھی۔ جس میں آپ نے حضور کی علالت کی خبر دیتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ جماعتوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ کی تحریک کی جائے۔ جس پر نظارت علیا کی طرف سے ہندوستانی جماعتوں میں دعا اور صدقہ کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ جملہ احباب جماعت اُسی وقت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں میں لگ گئے اور متعدد مقامات پر صدقات بھی دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اس وقت تک حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے ایسی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:-

موسیٰ بنی مائینز: ہر نماز میں حضور کی صحت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ ایک بکرا صدقہ بھی کر دیا گیا۔ مسجد میں اجتماعی دعا کا بندوبست کیا گیا ہے۔

لکھنؤ: جماعت کے دوستوں نے ایک بکرا صدقہ کرنے کے لئے چندہ جمع کیا۔ حضور پرنور کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعاؤں کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

جمشید پور۔ حضور انور کے صدقہ کے لئے مبلغ ۵۰۔۲۱ روپے مکرم محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں منی آرڈر کر دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔

(باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

مک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کی۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۵۵ء

ایک عظیم الشان روحانی اجتماع

یوں تو دنیا میں ہزاروں اجتماع منعقد ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ایک نرالی شان رکھتا ہے۔ جو حج بیت اللہ کے بعد اپنی نظیر آپ ہے۔ کیونکہ اس اجتماع کی تمام تر غرض انسان کی روحانی قدروں کو اجاگر کرنا اور مادیت کے اس زمانہ میں اہل دنیا کو خالص اور چمکتی ہوئی روحانیت سے روشناس کرنا ہے۔ اس مقدس اجتماع کی بنیاد آج سے ۶۴ سال قبل ۱۸۹۱ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ رکھی گئی۔ اور سوا ایک دو ناغوں کے ہر سال منایا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جماعت کے کثیر افراد اس روحانی اجتماع میں شرکت کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں صداقت اسلام پر تازہ ایمان اور اس کی خدمت کا ایک نیا جوش اور ولولہ لے کر واپس آتے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان (انڈیا) اور ربوہ (پاکستان) ہر دو مقامات میں یہ جلسے برابر منعقد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس سال قادیان میں جماعت احمدیہ ہندوستان کا سالانہ جلسہ ماہ اکتوبر میں کامیابی سے منعقد ہوا۔ اور اب ربوہ پاکستان میں اکناف عالم کے احمدی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو اس مقدس اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں۔ چونکہ اس اجتماع کی بنیاد خدا کے ایک برگزیدہ انسان کے ذریعہ رکھی گئی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس میں غیر معمولی برکت بھی ڈالی کیا بلحاظ اس کے کہ اس مقدس اجتماع میں شریک ہونے والوں کی تعداد ہر سال پہلے سے بڑھتی جاری ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ یہی اجتماع سینکڑوں سعید روحوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ اس یقین پر قائم ہے۔ کہ اسلام کے دور تنزل کے دن گذر گئے اور اب اس کی نشأۃ ثانیہ کا وقت ہے۔ اور خدا کے فضل سے امن و سلامتی کے اس عظیم الشان مذہب کو دوبارہ ترقی احمدیت ہی کے ذریعہ حاصل ہوگی چنانچہ جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع بھی اس حقیقت پر بہت سے دلیلوں کے ایک روشن دلیل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے پہلی بعثت تو امیین کی خوش نصیب جماعت میں ہوئی۔ اور دوسری بعثت اسلام کے دور تنزل کے بعد آریا نے کے وقت آپ ہی کے ظل کامل کے رنگ میں ہونی مقدر ہے۔ اور اگرچہ ہر دو بعثتوں کا زمانہ مختلف ہے۔ لیکن دونوں زمانوں میں آپ کے کام ایک ہی نوعیت کے بیان کئے گئے ہیں یعنی جو کام حضور نے اپنی بعثت اولیٰ میں سرانجام دیئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت بھی وہی کام آپ کے تیل ثانی کے ذریعہ سرانجام دیئے جانے مقدر رہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم (الجمعۃ)

یعنی وہ وہی ذات پاک ہے جس نے عرب کے امیوں میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ان کا تزکیہ کرتا انہیں کتاب کی تعلیم دیتا اور حکمت کی باتیں سکھلاتا ہے اور اگرچہ کہ وہ اس سے پہلے واضح گمراہی میں پڑے تھے۔ اسی طرح انہیں میں سے دوسرے لوگوں کو جو ابوجہ بُعد زمانی ابنا ملی اُن سے نہیں ملے وہ ویسی ہی تعلیمات سے بہرہ اندوز فرمائے گا۔ وہی غالب اور حکمت والا خدا ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی آیت کریمہ میں آپ کی بعثت اولیٰ کے وقت چار بڑے بڑے کام بیان کئے گئے ہیں یعنی

● ـــــ آپ اپنے متبعین کے دلوں میں تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ سچا اور حقیقی نور ایمان پیدا کرتے ہیں۔

● ـــــ انہیں اپنی پاک صحبت میں رکھ کر اس طور سے اُن کے نفوس کو تزکیہ بخشتے ہیں کہ ان کے وجود میں ایک نمایاں پاک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

● ـــــ آپ انہیں کامل کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔

● ـــــ اور ان کو حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان چار عظیم الشان کاموں کو ذہن میں رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی روحانی تنظیم اور اس کے عملی پروگرام پر نگاہ کی جائے تو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے آثار واضح طور پر سامنے آجاتے ہیں چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے صداقت اسلام پر صدہا قسم کے تازہ نشانات ظاہر کئے جن کا سلسلہ اب جاری ہے جن کا مشاہدہ ایمان اور یقین میں ایسی تازگی اور ایک نئی زندگی پیدا کرتا ہے کہ اسلام کے باقی دوسرے فرقے اس نعمت سے یکسر محروم ہیں۔ اسی طرح جب تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ زندہ رہے ہزاروں خوش نصیب آپ کی پاک صحبت سے فیضیاب ہو کر آپ کے انفاس قدسیہ سے حضرت قدس کی طرف ایسے کھینچے گئے کہ اس دنیا میں اُن کی مثال نہیں مل سکتی۔ پھر آپ کے کلمات طیبات سے معارف قرآنیہ سے بہرہ ور ہوئے۔ اور حق و حکمت کی باتوں سے برابر مستفیض ہوتے رہے۔ اسی طرح جب آپ کا یہ عہد خوش قسمت گذر گیا۔ تو سورت نور میں مذکور وعدہ الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلفاء کے ذریعہ ان چاروں عظیم الشان کاموں کو جاری رکھا۔ اور آپ کی جماعت کے افراد ایسی روحانی غذا سے برابر حصہ پا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے اسی چشمہ کی طرف رجوع کرے گی۔

اگرچہ سال بھر جماعت کی طرف سے بعثت نبوی کے چاروں مذکورہ کاموں کی تکمیل کے لئے کوششیں جاری رہتی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے عالمگیر سطح پر اس کام کو چلایا جا رہا ہے۔ تاہم ہر سال کے اختتام پر جماعت کی طرف سے منعقد ہونے والا سالانہ اجتماع چند روز کے لئے شریک ہونے والوں کے لئے ان چار قسم کی عظیم نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

جبکہ اکناف عالم کے یہ روحانی طیور ابراہیم ثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یاتینک سعیا کی تفسیر نظر آتے ہیں۔ اور مختلف کے روز اپنے مقدس مرکز میں اپنے محبوب امام کے کلمات طیبات ان کے نفوس کے تزکیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ اور جلسہ کا دیگر تقریری پروگرام یعلمھم الکتاب والحکمۃ کا حق ادا کرتا ہے۔

الغرض جتنے دن وہ اس مقدس ماحول میں رہتے ہیں غیر معمولی توجہ الی اللہ خشوع و خضوع ذکر الٰہی اور عبادتوں میں گذارتے ہیں۔ وہ دراز کا سفر کر کے آنے والوں کا مقصد وحید اپنی روح کو جلا دینا اور اپنے ایمانوں کو تازگی بخشنا ہے۔ حتیٰ کہ جلسہ کے اختتام پر وہ اپنے دامن مراد کو بھر کر واپس لوٹتے ہیں اور

فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب

کے مطابق خدمت دین کے نئے جوش اور غیر معمولی ولولوں کے ساتھ دوسرے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کا یہ روحانی اجتماع خدا کے فضل سے ہر سال ہی بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ اور ایک معقول تعداد اپنی گندی دنیوی زندگی سے نکل کر پاک اور مطہر زندگی گذارنے کا رستہ دیکھ لیتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ عظیم الشان روحانی اجتماع اس کے زندہ اور فعال جماعت ہونے کا ایک بین ثبوت ہے اور چشم بصیرت رکھنے والے کے لئے صداقت احمدیت پر واضح دلیل پیش کرتا ہے!!

بقیہ صفحہ اوّل

ابراہیم پور بنگال حضور کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے قبول فرمائے اور حضور سے متعلق جتنی پیشگوئیاں ہیں وہ سب پوری ہوں اور احمدیت کو آپ کے وجود سے نمایاں ترقی حاصل ہو۔ آمین۔

نندلسیر بنارس چھاؤنی) افسوس یوں تو سب احمدی ہی حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ اس تحریک کے بعد خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام کا مبارک سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین۔

منگولیہ انفرادی اور اجتماعی دعا اور صدقہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کا مبارک سایہ تادیر ہمارے سروں پر رکھے۔ اور حضور اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بھدرواہ از مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ۔ جناب کی چٹھی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تحریر کا خلاصہ پڑھ کر جماعت کے تمام دوست سخت مغموم و پریشان ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کی نسبت تازہ اطلاع ملنے پر اور انفرادی طور پر دعائیں جاری ہیں۔ اور صدقہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مونگھوہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر معلوم کر کے مقامی جماعت نے ربانی (بقیہ ....)

لازمی چندہ جات

موجودہ مالی سال کے ساڑھے سات ماہ گذر چکے ہیں اکثر جماعتوں کی طرف سے نسبتی بجٹ کے مطابق چندہ جات کی رقوم وصول ہو کر مرکز میں نہیں پہنچ رہیں۔ اس لئے تمام عہدیداران مال سے درخواست ہے۔ کہ وہ گذشتہ ساڑھے سات مہینوں کے بقایا جات وصول کر کے اور آئندہ ہر ماہ وصولی کرتے ہوئے سو فی صدی بجٹ پورا کرنے کی طرف ابھی سے خاص طور پر توجہ دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کی لطیف تفسیر

یا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ایک عظیم الشان نشان الٰہی کی تفصیل

کہ

آپ کی ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر جلد ششم میں سورت الضحیٰ کی آیت کریمہ وللآخرۃ خیرٌ لک من الاولیٰ کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

بہت سے ترقی کرنے والے یکدم بڑھتے ہیں مگر آخر ٹھوکر کھاتے اور گر جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو ہٹلر۔ نپولین۔ تیمور اور سکندر سب ایسے ہی جو دنیا میں بڑھے اور انہوں نے ترقی کی مگر آخر ناکامی پر اُن کا خاتمہ ہوا۔ اسی طرح اور کئی بڑے بڑے لوگ دنیا میں گذرے ہیں۔ جنہوں نے حیرت انگیز ترقیات کیں مگر آخر وہ گر گئے اور اُن کی تمام شہرت اور ناموری جاتی رہی۔ پھر بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بڑے ذہین ہوتے ہیں مگر آخر میں پاگل ہو جاتے ہیں یا اپنی ذہانت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب آزاد لاہور میں رہتے تھے۔ بڑے ذہین اور قابل آدمی تھے بہت بڑی علمیت کے مالک تھے مگر آخر میں اُن کے دماغ میں نقص واقع ہو گیا اور یہ حالت ہو گئی کہ وہ بازار میں گذرتے تو لوگ اکٹھے ہو جاتے اور جب اُن سے کوئی بات کرتا تو وہ اُسے گالیاں دینے لگ جاتے۔ عالم ہوتے ہیں مگر آخر میں جاہل ہو جاتے ہیں۔ اُن کا حافظہ خراب ہو جاتا ہے اور وہ علم جو انہوں نے سیکھا ہوتا ہے سب بھول جاتا ہے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو محبوب ہوتے ہیں مگر آخر وہ متروک ہو جاتے ہیں اُن سب کا یہی حشر ہوتا ہے جوانی میں ہر شخص اُن کی طرف دیکھتا ہے۔ مگر جب اُن کے دانت گر جاتے ہیں۔ جب اُن کی کمر جھک جاتی ہے اور جب اُن کے چہرہ پر جھریاں پڑ جاتی ہیں تو بدصورت سے بدصورت انسان بھی اُن کو دیکھ کر ہنستا ہے اور کہتا ہے یہ کیسا بدشکل انسان ہے۔

فرانس کا ایک قصہ مشہور ہے۔ ایک شخص نے فرانس کی ایک بڑھیا عورت کو دیکھا تو اس کی شکل وصورت اور رفتار کو دیکھ کر سخت کراہت کا اظہار کیا۔ وہ اُسے اپنے ساتھ لے گئی اور اُسے ایک تصویر دکھا کر کہا کہ جانتے ہو یہ کس کی تصویر ہے؟ وہ کہنے لگا۔ ہاں میں جانتا ہوں یہ فلاں حسین عورت کی تصویر ہے میری ماں اس کی سہیلی تھی اور یہ عورت اتنی حسین اور خوبصورت تھی کہ سارا پیرس اس پر شیدا تھا۔ جب وہ یہ بات کہہ چکا تو عورت کہنے لگی یہ میری ہی تصویر ہے۔ تو کئی محبوب ہوتے ہیں مگر آخر میں مبغوض ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ہمارے رسول! تیرا یہ حال نہیں ہوگا۔ تجھ کو جو ترقیات ملیں گی وہ ہر قدم پر بڑھتی چلی جائیں گی۔ پہلے مدینہ کا گرد و نواح صاف ہوا۔ پھر مکہ فتح ہوا۔ اور پھر سارا عرب پھر شام اور عراق اور مصر فتح ہوئے۔ غرض ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

ممکن ہے کوئی کہے کہ مکہ تو آپ کے ہاتھوں پر فتح ہوا تھا مگر عراق اور مصر وغیرہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد فتح ہوئے ہیں۔ اس لئے شاید غلطی سے یہ نام لے لئے گئے ہیں مگر میں نے غلطی نہیں کی میں نے دیدہ ودانستہ شام اور عراق اور مصر وغیرہ کا نام لیا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کوئی کہے کہ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کے ثبوت میں عراق اور مصر وغیرہ کی فتوحات کو پیش کیا جا سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے کہ ان فتوحات کے بعد اسلام کا تنزل شروع ہو گیا اور آخرۃ اولیٰ سے بہتر نہ رہی میں اُس کو بھی درست سمجھتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمیشہ یہ قانون رہے گا کہ اُن کی آخرت اُولیٰ سے بہتر ہوگی۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہے اسلام بڑھتا رہا اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے چھوڑ دیا اسلام کا تنزل شروع ہو گیا۔ عراق اور شام اور مصر مسلمانوں کو اسی لئے ملے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن میں موجود تھے۔ بے شک جسمانی اعتبار سے آپؐ وفات پا چکے تھے۔ مگر روحانی اعتبار سے آپؐ کا وجود اُمت میں موجود تھا۔ اور گو جسد عنصری کے ساتھ آپؐ دنیا میں زندہ نہیں تھے۔ مگر ابوبکرؓ کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ موجود تھے عمرؓ کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ موجود تھے۔ عثمانؓ کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ موجود تھے۔ علیؓ کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ فتوحات پر فتوحات ہوتی چلی گئیں۔ مگر جب وہ لوگ آ گئے جن کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نہ تھے مسلمانوں کا تنزل شروع ہو گیا۔ آخر غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّیَزِیْدَ۔ یزید کے لئے بھی آخرۃ اُولیٰ سے بہتر ہوگی۔ خدا تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا تھا کہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے لئے آخرۃ اُولیٰ سے بہتر ہوگی۔ چنانچہ جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عملی طور پر دنیا میں موجود رہے مسلمانوں کے ساتھ بھی یہ وعدہ پورا ہوتا رہا۔ جب وہ لوگ آ گئے جن کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جا سکتا تھا جو آپ کے نقش قدم پر چلنے والے نہیں تھے تو خدا تعالیٰ نے بھی اُن کو چھوڑ دیا۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

پھر وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کی صداقت کا یہ کیسا شاندار نظارہ تھا۔ کہ جب آپ بدر کی جنگ پر تشریف لے گئے۔ تو صرف ۳۱۳ صحابہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ اُحد کی جنگ آئی تو ایک ہزار صحابہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ خندق کی جنگ آئی تو تین ہزار صحابہ آپ کے ساتھ تھے۔ فتح مکہ کا وقت آیا تو دس ہزار صحابہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ غرض وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کے مطابق یہ تعداد بڑھتی چلی گئی۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

پھر آپ کا تقویٰ اور صلاح بھی ترقی کرتے چلے گئے۔ دولت وامارت نے آپ کو جابر اور متشدد نہیں بنایا۔ وہی غربا پروری وہی انکساری اور وہی عبادت اور وہی استغفار آخر تک رہا۔ فتح مکہ کے بعد آپ کے گلے میں ایک شخص نے پٹکا ڈال دیا۔ مگر آپ خاموش رہے۔ ایک ظالم نے یہ اعتراض کیا کہ تِلْکَ قِسْمَۃٌ لَا یُرَادُ بِھَا وَجْہُ اللّٰہِ آپ نے مال اس طرح تقسیم کیا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی مد نظر نہیں۔ مگر قتل کرنے کی خواہش کرنے والے کو منع فرما دیا۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

جسمانی لحاظ سے دیکھو تو وہ شخص جو اکیلا مکہ میں سے نکلا تھا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا۔ روحانی لحاظ سے دیکھو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو مکہ میں چار پانچ لوگوں کو پالنے والا تھا وہ مدینہ میں لاکھوں کو پالنے والا بن جاتا ہے۔ اور اُن کو اُسی طرح پالتا ہے جس طرح مکہ میں چند افراد کو جنہیں انگلیوں پر شمار کیا جا سکتا تھا پالتا تھا۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

جب فتوحات ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن بازار سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اچھا کوٹ خرید لائے۔ اور عرض کیا یا رسول! یہ کوٹ مجھے بڑا اچھا لگا تھا میں آپ کے لئے خرید لایا ہوں، اب فتوحات ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ اور وفود آپ سے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ جب وہ آئیں آپ یہ کوٹ پہن لیا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے ان کاموں کے لئے نہیں بھیجا۔ میں اس کوٹ کو نہیں پہن سکتا۔ اسے واپس لے جاؤ۔ غرض یہ نہیں ہوا کہ فتوحات کے وقت آپ کی حالت میں کوئی فرق پیدا ہو جاتا اور آپ زیادہ اعلیٰ لباس یا زیادہ آسائش کے سامان اپنے لئے پسند فرماتے بلکہ ہمیشہ آپ کے تقویٰ اور نیکی میں زیادتی ہی ہوتی چلی گئی۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

پھر محبوبیت کا یہ حال تھا کہ روز بروز اس میں کمال پیدا ہوتا گیا۔ مکہ کے لوگ آپ کے بیشک فدائی تھے مگر مکہ سے نکلنے کے بعد انہوں نے اپنی فدائیت کے نظارے دکھلائے مگر میں صحابہ کی فدائیت کا جو نظارہ نظر آتا ہے۔ وہ بہت کم ہے۔ اور اس کی مثالیں زیادہ نہیں ایک حضرت علیؓ کا واقعہ ہے۔ جو فدائیت کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور یا پھر غار ثور میں حضرت ابوبکرؓ کی فدائیت کا واقعہ ہے جو نظر آتا ہے۔ ان کو مستثنیٰ کرتے ہوئے مکہ میں فدائیت کے نظارے بہت کم نظر آتے ہیں۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں مکہ والے مظالم سے تنگ آ کر حبشہ چلے جاتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر مدینہ میں آپ کو جو انصار ومہاجرین کی جماعت ملی اُس نے آپ سے جس محبت کا سلوک رکھا ہے اُس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتی۔ جنگ بدر کے موقعہ پر انصار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک الگ مقام بنا دیا اور وہاں دو تیز رفتار اونٹنیاں باندھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو اُس جگہ بٹھا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کو پتہ نہیں تھا کہ جنگ ہونے والی ہے ورنہ ہمارے دوسرے بھائی بھی اس سعادت سے محروم نہ رہتے۔ یا رسول اللہ! اگر ہم سب کے سب مارے جائیں تو آپؐ اور ابوبکرؓ ان تیز رفتار اونٹنیوں پر سوار ہو کر مدینہ تشریف لے جائیں وہاں اسلام کی ایک بہادر فوج موجود ہے وہ حضور جو بھی حکم دیں گے ہمارے وہ بھائی اُس کو پوری خوشی کے ساتھ قبول کریں گے اور اپنی جانیں اسلام کے لئے قربان کر دیں گے۔ پھر ہم اُحد کے موقعہ پر دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ نے فدائیت کا کیسا شاندار نمونہ دکھایا۔ ایک مہاجر حضرت طلحہؓ تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

کھڑے تھے۔ دشمن کے اصل تیروں کا نشانہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لئے جو بھی تیر آپ کی طرف آتا حضرت طلحہؓ اُس کو اپنے ہاتھ پر لے لیتے۔ یہاں تک کہ تیروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے اُن کا ہاتھ شل ہو گیا۔ کسی نے بعد میں اُن سے پوچھا کہ جب آپؓ کو تیر لگتے تھے۔ تو آپ کے منہ سے آہ نہیں نکلتی تھی؟ حضرت طلحہؓ نے جواب دیا آہ نکلنا تو چاہتی تھی مگر میں نکلنے نہیں دیتا تھا۔ تا ایسا نہ ہو میں آہ کروں اور کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جا لگے۔ دوسرا واقعہ مالک انصاری کا ہے۔ پہلی فتح کے بعد وہ الگ جا کر کھجوریں کھانے لگے کیونکہ سخت بھوکے تھے۔ پھرتے ہوئے ایک جگہ آ گئے۔ تو انہوں نے دیکھا حضرت عمرؓ ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ انہوں نے حیرت سے کہا عمرؓ کیا ہوا۔ یہ رونے کا مقام ہے یا ہنسنے کا؟ خدا تعالےٰ نے اسلام کو فتح دی ہے اور تم بیٹھے رو رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم کو پتہ نہیں کہ فتح کے بعد کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے کیا ہوا؟ حضرت عمرؓ نے کہا فتح کے بعد لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا۔ مسلمان مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے۔ لشکر تتر بتر تھا کہ دشمن نے موقعہ پا کر حملہ کر دیا۔ اور اُس نے حملہ ایسا شدید کیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے۔ مالکؓ نے کہا عمرؓ پھر بھی تو بیٹھ کر رونے کا کوئی موقعہ نہیں اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو پھر جہاں ہمارا پیارا گیا وہیں ہم جائیں گے۔ یہاں بیٹھنے کا کونسا موقعہ ہے۔ یہ کہا اور صرف ایک ہی کھجور جو اُن کے ہاتھ میں رہ گئی تھی اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے میرے اور جنت کے درمیان سوائے اس کھجور کے اور کونسی چیز حائل ہے۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے کھجور کو پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کے لشکر پر ٹوٹ پڑے۔ اب بظاہر اُن کے دل میں یہ خیال بھی آ سکتا تھا کہ جس شخص کے لئے ہم قربانی کر رہے تھے جب وہی نہیں رہا تو اب قربانی کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ مگر وہ یہ نہیں کہتا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کر رہے تھے جب وہ نہیں رہے تو اب قربانی کا کیا فائدہ۔ بلکہ وہ کہتے ہیں جس کام کے لئے وہ کھڑے ہوئے تھے اس کام کے لئے ہمیں اُسی جوش اور اُسی ولولہ کے ساتھ قربانی کرنی چاہیئے۔ جس جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ کی زندگی میں قربانی کیا کرتے تھے اگر وہ زندہ نہیں رہے تو پرواہ نہیں میں اکیلا جاؤں گا اور دشمن سے لڑوں گا۔ چنانچہ وہ اکیلے تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ ایک آدمی تین ہزار کے لشکر کے مقابلہ میں کیا کر سکتا ہے۔ چنانچہ لڑائی کے بعد ان کے جسم کے ستر ٹکڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائے گئے۔ تب اُن کی لاش مکمل ہوئی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس طرح مجنونانہ طور پر لڑے تھے۔ اول تو جب تک زندہ رہے۔ انتہائی دلیری کے ساتھ لڑتے رہے۔ پھر جب ایک ہاتھ کٹ گیا تو دوسرے ہاتھ میں تلوار سنبھال لی۔ دوسرا ہاتھ کٹ گیا تو منہ میں تلوار لے لی اور دشمن کو مارتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر دشمن کو بھی شدید غصہ پیدا ہوا اور اُس نے اُن کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ لڑائی کے بعد جب اُن کے جسم کے مختلف ٹکڑے اکٹھے کئے گئے۔ تو تلوار کے زخموں کی وجہ سے اُن کی لاش پہچانی تک نہیں جاتی تھی۔ آخر اُن کی ایک اُنگلی ملی جس پر ایک نشان تھا اس نشان کو دیکھ کر مالک انصاری کی بہن نے کہا کہ یہ میرے بھائی کی لاش ہے۔ غرض وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کے مطابق آپ کی محبوبیت میں روز بروز کمال پیدا ہوتا چلا گیا اور صحابہ کرام نے اپنی فدائیت کے وہ نظارے دکھلائے جو آج تک کسی نبی کے ماننے والے دکھلا نہیں سکے۔

* * * *

پھر آپؐ کی وفات پر صحابہ پر جو واقعہ ہوا وہ صحابہ کرام کی اُس محبت کا کتنا بڑا ثبوت ہے جو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے۔ وہ صحابہؓ جو دن رات سُنتے تھے کہ مُردے زندہ نہیں ہوتے وہ صحابہؓ جو روزانہ سنتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی وفات آ سکتی ہے۔ اُن پر اُس وقت ایسی جنون کی کیفیت طاری ہو گئی کہ باوجود اس مضمون کے جو روزانہ اُن کے سامنے دُہرایا جاتا تھا اُن کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اُس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت حسانؓ کہتے ہیں ہمارے دلوں میں مایوسی پیدا ہو چکی تھی۔ مگر جب عمرؓ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تو ہمارے دلوں میں بھی جھوٹی امید پیدا ہو گئی۔ اور ہم خوش ہو گئے کہ چلو وہ بات غلط نکلی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زندہ موجود ہیں آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ منبر پر چڑھے اور انہوں نے تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ کہ تم میں سے جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا وہ اچھی طرح سُن لے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ۔ لیکن تم میں سے جو شخص اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا تھا اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ زندہ ہے اور وہ کبھی مر نہیں سکتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو صرف اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں اگر وہ مر جائیں گے تو کیا تم اپنے ایمان سے پھر جاؤ گے۔ جب ابوبکرؓ نے یہ بات بیان کی تب صحابہؓ کی آنکھیں کھلیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ جب اُنہوں نے یہ آیت پڑھی۔ تب مجھے ہوش آیا اور یا تو میری یہ حالت تھی کہ ابوبکرؓ کے رعب سے میں فوراً تلوار نہیں چلا سکا تھا اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ بڈھا اپنی بات ختم کرے تو میں اس کی گردن اُڑا دوں اور یا جب ابوبکرؓ نے اپنی بات ختم کر لی تو میری ٹانگیں کانپ گئیں اور میں زمین پر گر گیا۔ اُس وقت صحابہ کو اپنے محبوب کی جدائی سے جس قدر غم ہوا اُس کا اندازہ اُس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حضرت حسانؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا۔ جب اُنہیں یقین آ گیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ تو حضرت حسانؓ نے کہا ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ ۔ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ۔ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

وہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کے کھڑے ہونے سے پہلے تو ہم نے سمجھا کہ شاید یہ بات غلط ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔ جب ابوبکرؓ نے ہماری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ شعر جاری ہو گیا ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ ۔ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ۔ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا تیرے مرنے سے میری آنکھ کی پُتلی جاتی رہی ہے اور میں اندھا ہو گیا ہوں۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تک تُو زندہ رہا مجھے وہ سب کے سب فوائد مل رہے تھے جو کسی کو مل سکتے ہیں۔ مجھے دین بھی مل رہا تھا اور دنیا بھی مل رہی تھی اور مجھے دنیا کی ہر نعمت اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آتی تھی۔ لیکن آج جبکہ تُو زندہ نہیں رہا میں اندھا ہو گیا ہوں۔ اس لئے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی مرے۔ باپ مرے۔ بیٹا مرے۔ بیوی مرے۔ بھائی مرے مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ مجھے تو تیری جان کا ہی ڈر لگا ہوا تھا۔ دیکھو یہ کیسی شاندار محبت تھی جس کا صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر نمونہ دکھایا۔ اور جو ثبوت تھا اس بات کا کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ لوگ مرتے ہیں تو دُنیا اُنہیں بُرا بھلا کہتی ہے۔ کہتے ہیں اچھا ہوا جھگڑا مٹا۔ خس کم جہاں پاک۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوتے ہیں تو بیویاں کیا اور بچے کیا اور ساتھی کیا ہر شخص کا دل غمگین ہو جاتا ہے۔

* * *

پھر یہ بھی دیکھو کہ پہلا گھر مکہ تھا جہاں حضرت کے چند رشتہ دار آپ کے پاس تھے یا آپ کے چچا ابوطالب آپ کی مدد کیا کرتے تھے۔ مگر وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کے مطابق دوسرا گھر خدا تعالےٰ نے آپ کو مدینہ میں دیا۔ جو پہلے سے بہتر ثابت ہوا۔ مکہ میں صرف دس بیس فدائی تھے اور مدینہ میں شہر کا شہر مرد کیا۔ عورتیں کیا۔ بچے کیا اور بوڑھے کیا سب آپ پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

* * *

پھر ذہانت آپ کی آخر تک قائم رہی۔ انسان بالعموم آخری عمر میں جا کر کمزور دماغ کے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کا علم سلب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کے علم اور ذہانت میں آخر تک کوئی فرق نہ آیا۔ بلکہ ہر دن جو آپؐ کی زندگی میں آیا پہلے سے بڑھ کر آیا۔ اسی طرح جو کلام آپ پر نازل ہوا وہ آخر دم تک نازل ہوتا رہا۔ اور ہر روز نئی سے نئی باتوں کا آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے علم دیا جاتا رہا۔ غرض کوئی دن آپ کی زندگی میں ایسا نہ آیا جب لوگوں نے یہ کہا ہو کہ یہ سٹھیا گیا ہے۔ اس کا دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ اس کا علم جاتا رہا ہے بلکہ ہر دن جو آپ پر آیا پہلے سے زیادہ علم لے کر آیا۔ اور پہلے سے زیادہ دنیا کے سکھانے اور سمجھانے اور پڑھانے میں صرف ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اس آیت کی صداقت کو واضح کر دیا۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ تیرے لئے آخرت پہلی حالت سے بہت اچھی ہوگی۔

منقولات

مصنوعی خداؤں کی سرزمین

روس کے ایک اخبار "سائنس اور زندگی" نے بڑے فخر سے اعلان کیا ہے کہ روس دہریت یا بے خداؤں کی سرزمین ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ اقرار بھی کیا ہے کہ روس کے عوام جو بہت سی زبانیں بولتے ہیں۔ ابھی تک ایک برتر طاقت میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انہیں مذہب سے بیزار کرنے کے لئے مارکس اور لینن کے اصولوں کے مطابق تعلیم دی جائے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ روس کے پانچ کروڑ شہری معتقد مذہب ہیں۔ یعنی اسے بالواسطہ طور پر یہ تسلیم ہے کہ روس کے پندرہ کروڑ باشندے ابھی تک خدا اور مذہب کے قائل ہیں۔ حیرت ہے کہ دہریت کی سرزمین میں آج بھی خدا پرستوں کی تعداد زیادہ ہے اور مارکس اور لینن کے اصول اُن کے عقائد کو متزلزل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

روس کے اسی اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ کمیونسٹ ریاست کی بہتری اور عوام کی فلاح کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اس بات کی تعلیم دی جائے کہ "کریملن کی طاقت سے برتر کوئی طاقت نہیں"۔ مگر مذہب کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہی یہ ہے کہ انسان اگر ایک برتر ہستی کے سامنے نہیں جھکتا تو اُسے لینن کے مجسمہ یا کریملن کی سیاست کے آگے جھکنا پڑتا ہے اور جب کسی نہ کسی کے آگے جھکنا ہی ہے تو خدائے واحد کے سامنے کیوں نہ جھکا جائے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ روس کی دہریت جھکنے اور کسی برتر طاقت کو ماننے کا جذبہ ختم [illegible] مگر وہ خدا سے تو بغاوت سکھاتی ہے اور اس کی جگہ کریملن کو دیتی ہے

وبائی انفلوائنزا

علامات۔ حفظ ماتقدم اور علاج

از مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔بی فضل عمر ہسپتال ربوہ

گو یہ ذیل کا مضمون اس سے قبل اخبار بدر بابت ۲۰ رجون میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جبکہ گذشتہ ماہ جون میں انفلوائنزا کا پہلا حملہ ہوا۔ اب بعض مقامات سے اس کے دوسرے حملہ کی خبریں موصول ہوئی ہیں اس کے پیش نظر اس قیمتی مضمون کو دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ احباب جماعت اس سے استفادہ کریں گے۔ خداتعالے سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

باعث مرض

یہ مرض متعدی ہے۔ اور ایک نہایت باریک جرثومہ یعنی ' Virus ' اس کا باعث ہے۔ جو عام خوردبین سے نظر نہیں آسکتا۔ بلکہ ایک بڑے مائیکروسکوپ جس کو الیکٹرون مائیکروسکوپ کہتے ہیں کے ذریعہ نظر آسکتا ہے۔

یہ جرثومہ مریض کے کھانسنے۔ چھینکنے۔ بولنے تھوکنے سے ہوا میں پھیل جاتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرے افراد کو متاثر کرتا چلا جاتا ہے۔ مجلسوں سکولوں۔ کالجوں۔ سینما گھروں اور دیگر جمگھٹوں میں اس مرض کے پھیلنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے ہر سال سردی کے موسم میں انفلوائنزا کے کیس کثرت سے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے انفلوائنزا ہر سال وبائی شکل اختیار نہیں کرتا۔ اس کی غالب وجہ یہ ہے۔ کہ ایک عرصہ کے بعد محض خدائی قدرت کے ماتحت اس جرثومہ میں کچھ ایسی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے کہ یہ کئی گنا زیادہ اثر انداز ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرض وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ جس ملک سے ایک دفعہ گذر جائے۔ اس کے عوام میں اس مرض کے خلاف ایک لمبے عرصہ تک قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف وبار کے دوران میں ایک مریض کو دوبارہ بلکہ سہ بارہ حملہ بھی ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ مرض آناً فاناً پھیلتی چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ختم بھی ہوتی چلی جاتی ہے اور کئی سال سال تک دوبارہ نمودار نہیں ہوتی اس مرض کا حملہ سردی کے موسم میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔ موجودہ وبار چونکہ موسم گرما کے وسط میں پھیل رہی ہے۔ اس لئے غالب خیال یہ ہے کہ اس مرتبہ یہ مرض زیادہ شدت اختیار نہیں کرے گی۔ اور پاکستان میں جہاں آجکل سخت گرمی کے دن ہیں۔ یہ مرض زیادہ پنپ نہیں سکے گی۔ انشاء اللہ اس لئے احباب کو اس مرض سے دہشت زدہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کے دفاع کے لئے قوت ارادی اور قوتِ عمل مجتمع کرنی چاہیئے۔

علامات

اس مرض کے وائرس (Virus) جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک سے چھ روز کے اندر مریض کو اچانک سردی سے بخار کا حملہ ہوتا ہے۔ اور چند گھنٹوں میں مریض کا درجہ حرارت 102° سے 104° تک پہنچ جاتا ہے عام طور پر یہ مرض شدید سردرد کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ تمام جسم میں خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں جلن ہوتی ہے اور پانی بہتا ہے۔ ناک میں جلن ہوتی اور لعاب بہتا ہے اور چھینکیں آتی ہیں۔ گلے میں بھی جلن ہوتی ہے اور خشک کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانسنے سے تمام چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے سینہ جکڑا گیا ہو کھانسی جلدی جلدی اور چھوٹے چھوٹے آتے ہیں جسمانی کمزوری اور غنودگی بخار کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ مرض کا حملہ ایک سے پانچ یوم تک رہتا ہے۔ اور پھر خوب پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے اور مریض کو نہایت کمزوری کی حالت میں چھوڑ جاتا ہے۔ اور مریض کئی دن کے بعد کام کاج کے قابل ہو سکتا ہے۔ چونکہ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی میں ہلکا ورم ہو جاتا ہے۔ اس لئے نمونیہ وغیرہ کے جراثیم آسانی سے مریض پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نمونیہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر موتیں نمونیہ کے باعث ہی ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ معدہ اور انتڑیوں پر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ جس سے قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات کان کے اندر ورم ہو جاتا ہے۔ جو بعض موقع پر خطرناک صورت اختیار کر کے دماغ کے پردوں تک پہنچ جاتا ہے اور مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس مرض کا اثر دل دماغ اور اعصاب پر بھی پڑتا ہے بعض اثرات شدید صورت اختیار کر کے مستقل عوارض بن جاتے ہیں۔ غرض یہ مرض جب وبائی صورت میں نمودار ہوتی ہے تو اس کے اثرات نہایت شدید اور مہلک ہوتے ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد کو مستقل عارضوں میں مبتلا کر دیتی ہے

جسمانی نقصانات کے علاوہ اقتصادی لحاظ سے بھی یہ وبار افراد و خاندانوں اور ملکوں کو افلاس کے پنجہ میں گرفتار کر دیتی ہے

حفظ ماتقدم

وبار کے دنوں میں مریضوں سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے منہ اور ناک پر باریک ململ کی دو تین تہوں کا نقاب باندھے رکھنا چاہیئے۔ اور جراثیم کش ادویہ مثلاً پوٹاشیم پرمینگنیٹ پانی میں اس قدر حل کر کے کہ پانی کا رنگ گلابی ہو جائے۔ اس سے منہ میں کلی اور غرغرے کرنے چاہئیں۔ اور ناک میں بھی لوشن ڈال کر ناک صاف کرنی چاہیئے۔

مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ وبار کے دنوں میں کسی مریض کو جس کو زکام وغیرہ ہو مسجدوں۔ مجلسوں۔ سکولوں۔ کالجوں اور دیگر جمگھٹوں میں نہیں جانا چاہیئے۔ اور نہ آنے جانے دینا چاہیئے۔

(۲) دارچینی (Cinnamon) کا چھلکا اس مرض کا دفاع اور علاج کے لئے ایک مفید چیز ہے۔ چائے میں چھوٹی الائچی اور دارچینی ملا کر استعمال کریں۔ یوکلپٹس کا تیل رومال میں چھڑک کر سونگھتے رہنے سے بھی بچاؤ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

ابھی تک اس مرض سے بچاؤ کے لئے کوئی اکسیر دوا ایجاد نہیں ہوئی۔ تاہم Influenza Vaccine Mixed انفلوائنزا ویکسین یا Influenza Vaccine & antecarrlal Vaccine یا ٹیکے ایک ایک ٹیکہ روزانہ تین یوم تک ($\frac{1}{4}$ c.c $\frac{1}{2}$ c.c اور ایک سی سی کی مقدار میں) کرا لینا بہت حد تک مفید ثابت ہو سکتا ہے اور پھر ہر ماہ ایک سی سی کا ایک ٹیکہ کرا لینا چاہیئے۔ جب تک کہ وبار کا خطرہ رہے۔ ان ٹیکوں سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں

علاج

اس وبائی مرض کا مؤثر علاج تا حال کوئی بھی دریافت نہیں ہوا۔ تاہم جدید ادویات Penicillin (پنسلین) اور (سلفا ڈائزین) Sulphadiazine مریض کے اندر دوسرے جراثیم پر اثر انداز ہو کر مرض کی شدت کو بہت کم کر دیتی ہیں۔ اور مریض مہلک اثرات سے بچ سکتا ہے۔ اسی طرح کلورومائیسٹین آریومائیسین وغیرہ بھی بہت مفید ادویات ہیں۔

عام حالات میں مندرجہ ذیل نسخہ جات ہر مریض کے لئے یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔

Oleum cinnamon m II
Creasote m I
mucilage accacia q.s
Syrup Tolu 3i
aqua 3i

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ

Pulv cinnamon gr XV
Soda bicarb gr X
A.P.C. X

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

Soda Salicylas gr X
Soda Bicarb gr X
Vin Ipecac m X
Tinc Camphor Co. m XX
Liq ammon acet conc m XX
Spt aether Nitrosi m XI
Aqua Cinnamon Conc m X
Syrup Tolu 3i
aqua 3i
A.P.C. gr X

دن میں تین چار مرتبہ دارچینی والی چائے کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نسخہ جات طب پیشہ احباب کو مدنظر رکھ کر تحریر کئے گئے ہیں کہ افادہ عام کے لئے حسب ضرورت اور حسب موقع استعمال کریں۔ احباب کو چاہیئے کہ طبی مشورہ کے بغیر ان نسخہ جات کے استعمال سے حتی الوسع اجتناب کریں۔

آخر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ اور تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جو سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ اس مرض سے احباب جماعت کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

درخواست دعا

عاجز کا چھوٹا بھائی عزیزم انوار الحق امسال میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز عاجز کے والد جناب مولوی قمر علی صاحب متواتر بیمار چلے آرہے ہیں۔ اُن کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔
شمس الحق جنرل سیکرٹری
مجلس خدام الاحمدیہ پینکا ڈ

بقیہ صفحہ نمبر ۲

اجتماعی دعا کی۔ اور صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس صدقہ کو قبول فرما کر حضور کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جموں حضور کی صحت کے لئے دعائیں کی جاری ہیں۔ صدقہ کے لئے چندہ بھی جمع کیا جا رہا ہے۔ جو مرکز میں بھیج دیا جائے گا۔ (باقی)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی آخری علالت

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی آخری علالت کے حالات پر مشتمل دو خطوط الفضل سے نقل کر کے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ پہلا خط حضرت عرفانی صاحب مرحوم کے بیٹے شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی کا ہے۔ جو انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں لکھا ہے اور دوسرا خط حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے نواسے صالح محمد الہ دین صاحب کا ہے جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ (ادارہ)

۱۔ شیخ داؤد صاحب عرفانی کا خط

محترمی مخدومی حضرت صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

والد صاحب کی وفات کی تاریں حضرت سیٹھ صاحب نے آپ کو اور حضور اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کیں۔ جن کا جواب میری موجودگی میں آیا۔ والد صاحب کی وفات سے آپ کو صدمہ ہونا لازمی تھا۔ آپ ان کی قدر کرتے تھے اور باقاعدہ آپ کی خط و کتابت ان سے رہتی تھی۔ آخری خط آپ کا اس وقت آیا جبکہ ان پہ فالج کا حملہ ہو چکا تھا۔ خط پڑھ کر سنایا گیا۔ مگر وہ کچھ کہہ نہ سکے۔

ہوش و حواس آخری وقت تک صحیح تھے۔ فالج گرنے کے بعد زبان تو بند تھی۔ لیکن دایاں ہاتھ جو اچھا تھا اس کے اشارے سے قلم مانگتے۔ اور لکھ دیتے آخری الفاظ جو انہوں نے لکھے وہ یہ تھے کہ مجھے امانتاً دفن کیا جائے۔ اور حضرت سیٹھ صاحب (عبد اللہ بھائی صاحب) میرا جنازہ پڑھائیں۔

ان کے آخری وقت پر ان کے پاس میری بیوی کی چھوٹی بہن صداقت بیگم بنت نیروز علی صاحب مرحوم اور عائشہ بیگم اہلیہ یوسف احمد علاء الدین۔ حضرت سیٹھ صاحب کی بہو تھیں۔ حضرت سیٹھ صاحب کا پوتا صالح محمد بھی اور میرے ہم زلف مسیح الدین علاء الدین اور والد صاحب کا قدیم رفیق اور نوکر شریف موجود تھے۔ آخری سانس جب دیا ہے۔ تو ان کا سر عائشہ بیگم کی گود میں تھا۔ بڑی خوش قسمت خاتون ہیں کہ ان کو ایک بڑے جلیل القدر صحابی اور مورخ سلسلہ کے آخری لمحوں میں خدمت کا موقع ملا۔ ہم تو محروم ہی رہے۔ اسلئے کہ مجھے ہر خط میں لکھتے رہے کہ آنا نہیں۔ کیونکہ میری صحت اچھی نہ تھی لجنا اور وہ بیمار تھا۔ یہ ان کی بے پایاں شفقت اور محبت تھی۔

حضرت سیٹھ صاحب کے خاندان کے ہر فرد نے اتنی بے حساب خدمت کی اور بے حساب دعائیں بھی انہوں نے ان کے لئے لیں۔ میں جب بال بچوں کو لے کر پہنچا۔ تو اس وقت ان کی وفات کو ۱۲ گھنٹے گذر چکے تھے۔

آپ نے اور حضرت اقدس نے اپنی تاروں میں ہم پسماندگان کے لئے جس محبت اور شفقت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے ہم کو حوصلہ ہوا۔ ہمارے غموں میں اس سے کمی ہوئی اور خدا کا شکر کیا کہ باپ سے بھی بہتر بزرگ ہمارے سروں پر موجود ہیں اللہ ان کو رہتی دنیا تک سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

میرے بھائی یوسف علی صاحب دوسرے دن صبح کو بمبئی سے آ گئے۔ مگر وہ جنازہ میں شامل نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی۔ آخری دعا کی عرض ہے

خادم داؤد احمد عرفانی

نوٹ:۔ آپ کی اور حضرت اقدس کی مرضی کے تحت اور والد صاحب کی آخری وصیت کے امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔

۲۔ مکرم صالح محمد الہ دین صاحب کا خط

آپ کے خط کے ضروری اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

حضرت مولانا عرفانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے پیٹ کی تکلیف شروع ہوئی۔ غذا استعمال نہیں ہونے لگی۔ سینہ میں بلغم جمع ہونے لگا۔ قبض کی شکایت رہی۔ بروز چہارشنبہ چار دسمبر دو یا اڑھائی بجے دوپہر کے وقت ان کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے پیر، ہاتھ اور آنکھ متاثر ہوگئے۔ اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ کبھی کبھی ہوش بھی آ جاتا تھا۔ یہ سلسلہ رات کے دو بجے تک جاری رہا۔ دو بجے کے بعد ان پر نزع کی حالت طاری ہوئی۔ اور سوا چار بجے ان کی روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو اپنی وصیت کے مطابق ان کی نعش کو صندوق میں شام کے پانچ بجے بروز جمعرات امانتاً دفن کیا گیا۔

بروز چہارشنبہ چار دسمبر گیارہ بجے تک وہ مجھ سے ایک آدھ گھنٹہ گفتگو کرتے رہے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کروں۔ یہ سنکر حضرت عرفانی صاحب رقت طاری ہو گئی۔ اور انہوں نے فرمایا۔ کہ:۔

جب جاؤ گے تو حضرت صاحب کی خدمت میں میرے اس درد کا اظہار کرنا اور کہنا کہ گو ہم دور ہیں لیکن ہمارے دل دور نہیں ہیں۔ اور میری تو یہی خواہش رہی کہ حضور کے قریب میری زندگی ختم ہو۔

میں نے عرض کیا کہ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے پیٹ میں درد بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسی کے فضل سے آپ اچھے ہو جاویں گے۔ تو فرمانے لگے۔ ہاں خدا تعالیٰ سے اچھی امید ہی رکھنا چاہیئے۔

محترم مرزا وسیم احمد صاحب کے نام سیٹھ یوسف احمد الہ دین کا خط

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کو یکم سے پیٹ میں درد ہو رہا تھا۔ کئی ڈاکٹر آئے۔ انیمہ وغیرہ دیا گیا۔ مگر وہ اس دفعہ اپنی بیماری سے چنداں پریشان نہ تھے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مولا سے جلد ملنے کے لئے ہر طرح تیار ہو گئے۔ عاجز ہر روز آپ کے پاس جاتا رہا۔ ۱۲/۲ کو آپ نے حضرت ابا جان بھائی علی محمد صاحب بشیر الدین کے سامنے اپنی وصیت فرمانی شروع کی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی رسول مانتے اور حضرت مصلح موعود کو برحق خلیفہ مانتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا جس جس کا دینا تھا اور لینا تھا سب کچھ ادا کر چکا ہوں اور بہت خوش ہوں اب موت سے کوئی ڈر نہیں ہے۔ بلکہ فرشتوں کو دیکھتا ہوں۔ اور خدا کی رحمت نظر آتی ہے۔

عاجز اور بشیر الدین کو فرمایا تم نے میری بڑی خدمت کی۔ ایک سچے احمدی کی طرح حق ادا کیا۔ اس طرح مسیح الدین صاحب حافظ صالح محمد صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت ابا جان کو فرمایا۔ آپ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور فرمایا۔ میرے بکس کا انتظام آپ کریں۔ کفن وغیرہ کا انتظام داؤد احمد صاحب کریں گے۔

۱۲/۴ کو بارہ بجے دن میں حافظ صالح محمد صاحب سے اچھی طرح سے باتیں کرتے رہے یکایک دو بجے ان کو بائیں ہاتھ پاؤں آنکھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ تین بجے ڈاکٹر نارائن آیا اس نے کہا اب ۲۴ گھنٹہ کے مہمان ہیں۔ ہم کو بہت فکر ہوئی۔ اس نے کہا۔ سب رشتہ داروں کو اطلاع کر دی جائے پھر ۶ بجے ڈاکٹر معوضا ہومیوپیتھک کو بلایا اس نے ایک دوائی دی اس کے بعد آنکھ پر جو اثر تھا وہ جاتا رہا۔ بلکہ کچھ ہوش آیا۔ عبد اللہ بی ایس سی سیٹھ معین الدین صاحب جنتہ کنٹہ آئے تھے۔ ان کا نام کاغذ پر لکھا۔ ٹیکسی والے کا بل ادا کرنے کو کہا بات نہ کر سکتے تھے۔ پھر رات کو ۱۰½ بجے دوائی دی گئی تسبیح کرتے یا لکھتے نہیں معلوم ہوتا تھا۔ تین بجے رات اطلاع ملی کہ دو بجے سے لمبے لمبے سانس آرہے ہیں۔ عاجز۔ عائشہ بیگم۔ حافظ صالح محمد۔ راشد محمد فوراً آ گئے۔ یہ آخری وقت تھا عائشہ بیگم بار بار شہد کا پانی منہ میں ڈالتی رہی۔ اور پیشانی پر سے ٹھنڈا پسینہ پونچھتی رہی۔ آخر ۴/۱۰ بجے پھر تین لمبے لمبے سانس لئے اور ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ داؤد احمد کو فون کیا گیا۔ وہ وارنگل سے کار میں مع فیملی آئے۔ بکس کا انتظام کر کے سکندر آباد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ بعد عصر مکان پر حضرت سیٹھ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور سکندر آباد اور حیدر آباد کے بہت سے احمدی وغیر احمدی احباب قبرستان میں حاضر تھے۔

منقولات

مجلس مذاکرہ پاکستان

لاہور میں ۲۹ر دسمبر سے بین الاقوامی مذاکرہ شروع ہو رہا ہے جس میں شرکت کے لئے غیر مسلموں کو دعوت دی گئی ہے۔ غیر مسلم ممالک کی طرف سے ۲۷ اسکالر اور مسلم ممالک کی طرف سے ۹۹ نمائندے شریک ہوں گے۔ ہندوستان۔ سوویت روس، جاپان، برطانیہ اور امریکہ کے اسکالر بھی مذاکرہ میں حصہ لینے کے لئے پہنچ رہے ہیں ان علماء کی طرف سے مسلم لٹریچر، مذاہب، قانون، تاریخ فلسفہ اور آرٹ پر مضامین پڑھے جائیں گے۔

افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کے گیارہ علماء نے اس کانفرنس میں غیر مسلموں کی شرکت پر اعتراض کیا ہے مگر اس پر مطمئن ہو گئے ہیں کہ کانفرنس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی نشستیں بالکل علیحدہ ہوں۔ انہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ مستشرقین کی تحقیقات اسلام کے بارے میں ملحدانہ ہوں گی۔ لیکن کیا علماء میں اتنی ہمت نہیں کہ غیر مسلموں کے نظریات کو بھی سنیں اور پتہ لگائیں کہ ان کی غلط فہمی اور غلط تعبیر کی وجہ کیا ہے اور انہیں کہاں ٹھوکر لگی ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے تو ہمیں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ جو بات غلط ہو گی وہ کسی کے منہ سے صحیح نہیں ہو سکتی۔ اور جب علماء خود بھی کانفرنس میں موجود ہوں گے تو وہ ہر خیال کا تجزیہ کر کے اس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ اس کانفرنس کے لئے تو یہ بہتر موقع تھا کہ ہر شخص اپنا خیال پیش کرے اور علماء اس کا

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ہندوستان آنے کے متعلق

بھارت اور پاکستان کی دو معتبر تازہ شہادتیں

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں یہود و نصاریٰ کا اختلاف تھا کہ واقعہ صلیب کے بعد وہ کہاں گئے۔ یہود کہتے تھے کہ وہ ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب و مقتول ہو گئے اور زمین میں دفن کئے گئے۔ عیسائیوں کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ صلیب پر تو اس لئے مرے تھے تا ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوں۔ لیکن چونکہ وہ درحقیقت خدا کے بیٹے تھے۔ اس لئے مصلوب و مقتول ہونے کے بعد وہ زندہ ہو کر جسمانی طور پر آسمانوں پر جا بیٹھے۔

قرآن مجید نے اس جھگڑے کا فیصلہ یوں فرمایا۔ کہ اس نے صریح اور پُر شوکت الفاظ میں اعلان کر دیا کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اسی طرح صلیبی موت سے بچائے گئے جس طرح باقی انبیاء علیہم السلام ایسے مواقع پر ہلاکت سے محفوظ رکھے گئے۔ اب یہ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ صلیبی موت سے بچنے کے بعد طبعی موت تک کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کہاں گزارا اور پھر ان کی آخری قرارگاہ کونسی ہے؟

اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وآوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین کہ ہم نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ کو ایک ایسی پہاڑی زمین کی طرف پناہ دی جو شفاف چشموں والی وسیع وادی پر مشتمل ہے۔ (المومنون ع۵) اس آیت میں مقام کا نام لے کر تعیین نہیں کی گئی۔ لیکن اگر ذرا بھی تدبر کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وادی کشمیر ہے۔ کیونکہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں تک بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کا پھیلنا خود تورات سے ثابت ہے (کتاب آستیر) اور یہی وہ علاقہ ہے جو حقیقی رنگ میں ربوۃ ذات قرار و معین ہے۔

قرآن مجید کا یہ بیان عام لوگوں کی نظروں سے مخفی رہا اور اس کی بیان کردہ یہ صداقت ایک رازِ حقیقت کے طور پر رہی جب تک کہ حضرت کاسر الصلیب یعنی مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور نہ ہو گیا۔ اور آپ نے اس حقیقت کا انکشاف نہ فرمایا۔ اب تو آئے دن ایسے ثبوت فراہم ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مشرقی ممالک بالخصوص ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور تاریخی طور پر بھی یہی قرین قیاس ہے۔ کہ سرینگر کشمیر والی قبر حضرت مسیح علیہ السلام ہی کی قبر ہے۔ بہرحال اس زمانہ میں کسرِ صلیب کے لئے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ سامان پیدا فرما رہا ہے

بھارت کی سرکاری کلچرل سوسائٹی ایک سہ ماہی عربی رسالہ "ثقافۃ الھند" کے نام سے شائع کر رہی ہے۔ اس رسالہ کے جون ۱۹۵۶ء کے نمبر میں "المسیحیۃ فی الملیبار" کے زیر عنوان ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے

"یوافق جمہور المؤرخین علی ان المسیحیۃ قد تعرفت الی سواحل جنوب الھند سیما بلاد کیرلا، ترافنکور، کوشین و ولایۃ ملیبار فی القرن الاوّل للمیلاد۔ والذی حمل مشعل الدعوۃ المسیحیۃ الی ملیبار لاول مرۃ ھو القدیس توماس۔ وکان القدیس توماس من حواری السید المسیح الاثنی عشر وکان یعرف ایضاً باسم توماس سلیما۔ حل القدیس الی اراضی ملیبار فی عام ۵۲ بعد المیلاد، فواصل تبشیرہ للدین المسیحی فی طول البلاد وعرضھا۔"

ترجمہ:۔ جمہور مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیحیت جنوبی ہند بالخصوص ٹراونکور، کوچین اور علاقہ مالابار میں پہلی صدی عیسوی میں ہی داخل ہو گئی تھی۔ مالابار میں دین مسیحی کے سب سے پہلے علمبردار مقدس توما تھے۔ جو کہ حضرت مسیح کے بارہ حواریوں میں سے ایک تھے۔ وہ توما سلیما کے نام سے بھی مشہور تھے مقدس توما سر زمین مالابار میں ۵۲ء میلادی میں پہنچے۔ اور ملک کے طول و عرض میں دین عیسوی کی پیہم تبلیغ شروع کر دی۔"

اسی سلسلہ میں فاضل مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

"ومع وصول القدیس توماس الی ملیبار توثقت الصلات بینھا وبین الروم اکثر مما کانت فی شتی المرافق۔ وقیل ان ملک جزیرۃ ولیار پاٹم زار السید المسیح علیہ السلام فی ایام حیاتہ ولذا احتملت الدعوۃ المسیحیۃ انتشاراً امر موقناً فی تلک الجزیرۃ بسرعۃ فائقۃ۔"

ترجمہ:۔ کہ مقدس توما کے مالابار آنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پہلے کی نسبت بھی مالابار اور روم کے درمیان ہر پہلو سے تعلقات زیادہ پختہ ہو گئے۔ اور بعض روایات کے مطابق تو جزیرہ ولیارپٹم کے بادشاہ نے حضرت مسیح کی زندگی میں ان کی زیارت بھی کی تھی۔ اسی لئے اس جزیرہ میں عیسائیت کو بہت جلد اور غیر معمولی انتشار حاصل ہوا تھا"

(مجلہ ثقافۃ الہند جون ۱۹۵۶ء صفحہ ۳۶-۳۷)

اس تحقیقی شہادت کے علاوہ ہم اس جگہ ایک اور نہایت معتبر بیان جناب شاہزادہ حسام الملک صاحب سابق گورنر دروش ریاست چترال کا درج کرتے ہیں۔ جو ایک علم دوست محقق منش بزرگ ہیں۔ انہوں نے یہ تحریری انگریزی بیان مکرم چودھری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو جولائی ۱۹۵۶ء میں دیا تھا۔ جبکہ چودھری صاحب موصوف طلبہ کالج کے ہمراہ ہائکنگ کے سلسلہ میں چترال گئے ہوئے تھے۔ محترم شاہزادہ صاحب موصوف کے بیان کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کشمیر کے متعلق تازہ شہادت

"یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ اور آپ کے حواری دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں کہیں بھی بنی اسرائیل آباد تھے گئے۔ اور یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل کی نسل میں سے ہیں۔ تاریخی اور ثقافتی شواہد اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ سرینگر کشمیر میں ایک عیسائی بزرگ کا مزار دریافت ہوا ہے اسی طرح ایک اور مزار جس کو غازی بابا کا مزار کہتے ہیں۔ باجوڑ کے مقام پر واقع ہے۔ اس مزار کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اسلام سے قبل کا ہے سید عبدالجبار شاہ صاحب نے اس مزار کو کسی عیسائی بزرگ کا مزار قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور مزار سے بھی آپ کا تعارف کراتا ہوں۔ یہ مزار ریاست چترال کے شہر دروش کے ایک قریبی گاؤں کیسو میں ہے۔ دروش سے تقریباً ۲ میل شمال کی جانب دریائے چترال کے مشرقی کنارے پر ایک چٹان پر یہ مزار ہے۔ یہ قبر ۲ فٹ لمبی اور ۳ فٹ چوڑی ہے۔ یہ قبر عام قبروں سے مختلف اطراف رکھتی ہے۔ لمبائی کی طرف سے یہ بیت المقدس کی طرف واقع ہے۔

اس قبر کے متعلق لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یہ کسی عیسائی بزرگ کی ہے جو اسلام سے قبل عیسائیت کی تبلیغ کرتا ہوا کافرستانیوں کے ہاتھ سے شہید ہوا تھا۔ اگرچہ اس بزرگ (حواری) کے نام کو بہت عرصہ گذر جانے کی وجہ سے اور ناخواندہ ہونے کی وجہ سے لوگ بھول چکے ہیں۔ تاہم گاؤں کا نام کیسو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ابوالفضل اور فیضی نے اکبر کے عہد میں بائیبل کا ترجمہ فارسی زبان میں کرتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام (کو اینٹیسٹ) کو فارسی میں کرستو لکھا ہے۔ مثال کے طور پر:۔

اے نامی تو ژاژ و کرستو۔ سبحانک لاشریک لہٗ

ترجمہ:۔ اے وہ کہ جس کا نام ژاژ و کرستو یعنی کرسٹ (Jesus Christ) ہے۔ تو (اے خدا) پاک ہے اور حضور کا کوئی شریک نہیں۔

لفظ کیسو جو کہ گاؤں کا نام ہے دراصل کرستو ہے جو یسوع کا غلط لفظ ہے چترالی زبان کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ لفظ کے آخری حرف کا تلفظ نہیں کیا جاتا۔ ممکن ہے کہ اسی اصول کے ماتحت لفظ یسوع بگڑ کر کیسو بن گیا ہو۔ بہرحال چترالی زبان میں لفظ کیسو کا کوئی معنی نہیں۔ شاید اس لفظ کا کوئی تعلق اس حواری سے ہو جس کی قبر اس گاؤں میں ہے)

دریائے چترال کے مغربی کنارہ سے اس مزار کے بالمقابل ایک وادی یا نالہ ہے جو ژاژ گرڑھ کہلاتا ہے۔ ابوالفضل اور فیضی کے محولہ بالا شعر کی روشنی میں ژاژ کے لفظ کا مطلب یسوع ہے۔ لہٰذا ژاژ گرڑھ کا مطلب ہوا۔ یسوع کی رہائش گاہ (مقام)۔ سید عبدالجبار شاہ صاحب افغان قبائل کی تاریخ میں ذکر کرتے ہیں کہ بہت ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی منتشر بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر سے کابل جاتے ہوئے گلگت میں سے دریائے کنار (چترال) کے ساتھ ژاژ گرڑھ سے گذرے ہوں۔

اب بھی ایسے لوگ جو مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ شفایابی کے لئے اس مزار پر نذریں چڑھاتے ہیں۔ واقف کار لوگ اپنے ساتھ روٹیاں لے جاتے ہیں۔ اور مزار پر جا کر مسافروں میں بانٹ دیتے ہیں یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ مزار پر جانیوالے

* اس تحریر کا عکس بھی رسالہ الفرقان میں شائع کیا گیا ہے۔ (بدر)

لوگ رستہ میں کسی سے بات چیت نہیں کرتے یہاں تک کہ کھانا مسافروں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ اور یہ بات حضرت مریم کے اس روزہ کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

(دستخط) شہزادہ حسام الملک
سابق گورنر دروش
ریاست چترال
مورخہ ۲۵-۷-۱۹۵۶ء"

ضروری نہیں کہ ہم اس شہادت سے کلیتہً اتفاق کریں۔ لیکن اس سے یہ بات ثابت ہے کہ شام سے کشمیر جانے کے لئے جو راستہ ہے۔ اس پر جگہ بہ جگہ ایسے آثار پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے حواری اس راستہ سے گذرے ہیں۔

سرینگر میں جو قبر موجود ہے۔ وہ تاریخی شہادت سے قطعی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ہے۔

حضرت مسیح کی قبر کا انکشاف بہت سے مذہبی عقدوں کو حل کر دیتا ہے۔ اس سے عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کی بھی تردید ہوتی ہے۔ اور اس سے یہودیوں کے اس خیال کا باطل ہونا بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح مصلوب اور مقتول ہو گئے تھے۔ پھر اس قبر سے ان لوگوں کا زعم بھی باطل ٹھہرتا ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح زندہ آسمانوں پر بیٹھے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس قبر کے ثابت ہونے سے قرآنی بیان کی حقانیت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ پس مسیح علیہ السلام کا ہندوستان آنا اور یہاں فوت ہونا اہم صداقت ہے:

(بشکریہ الفرقان ربوہ)

فرقہ عنانیہ

عیسائیوں کا پیغامی گروہ

مندرجہ بالا عنوان سے ایک قیمتی مضمون رسالہ الفرقان ربوہ سے گذشتہ اشاعت میں نقل کیا گیا۔ لیکن غلطی سے اس کا آخری حصہ شائع ہونے سے رہ گیا۔ جس کا ادارہ کو از حد افسوس ہے۔ اس لئے باقی ماندہ حصہ معذرت کے ساتھ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی کی کتاب الملل والنحل کا عربی حوالہ درج ہو چکا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے:-

ترجمہ:- فرقہ عنانیہ - یہ لوگ عنان بن داؤد رأس الجالوت کی طرف منسوب ہیں۔ یہ باقی یہود سے سبت اور عیدوں کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں اور پرندے، ہرن اور مچھلی کھاتے ہیں۔ گردن کے اُلٹی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے مواعظ اور تمثیلی بیانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ حضرت عیسےٰؑ نے تورات کی ذرہ بھر مخالفت نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اسے قائم کیا ہے۔ اور لوگوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے۔ حضرت عیسےٰؑ بنی اسرائیل میں تورات کے تابع اور حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے تھے۔ ہاں یہ لوگ حضرت عیسےٰؑ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز دعویٰ نہ کیا تھا کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ یا یہ کہ وہ موسوی شریعت کو منسوخ کرنے والی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ حضرت عیسےٰؑ تو برگزیدہ اولیاء اللہ میں سے تھے جو احکام تورات کے ماہر تھے! انجیل ان پر نازل شدہ کتاب نہیں اور نہ وہ خدا کی وحی ہے۔ بلکہ وہ اُن کے حالات کا از ابتداء تا آخر ایک مجموعہ ہے جو چار حواریوں نے جمع کیا ہے۔ وہ کتاب منزل کیسے ہو سکتی ہے۔ فرقہ عنانیہ والے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح پر پہلا ظلم تو یہ کیا کہ ان کے دعویٰ کو پہچانے بغیر ان کی تکذیب کر دی اور آخری ظلم یہ کیا کہ ان کے انجام کو جانے بغیر انہیں قتل کر دیا۔ تورات میں مشیحا کا بارہا ذکر آیا ہے وہی مسیح ہے۔ مگر اس کے نبی ہونے کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ نہ ہی اس کے شرع ناسخ لانے کا ذکر ہے۔ ایسا ہی فارقلیط کا ذکر ہے جو ایک عالم انسان کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ایک ہی ہیں"۔

نوٹ:- علامہ آلوسی بغدادی نے اپنی کتاب رُوح المعانی جلد اول اور جلد سوم میں بھی اس فرقہ کا ذکر فرمایا ہے۔

ان حوالہ جات سے عیاں ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے نام لیوا لوگوں میں فرقہ عنانیہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والا گروہ غیر مبایعین کا گروہ ہے۔ غیر مبایعین نے اپنی تاویلات اور اپنے مزاعم کے لئے بالکل وہی طریق اختیار کیا جو فرقہ عنانیہ نے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ چونکہ حضرت عیسےٰؑ محض تورات کے احکام کو قائم کرنے آئے تھے۔ صاحب شریعت نہیں تھے۔ اس لئے آپ نبی نہیں تھے۔ اور آپ نے کبھی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ غیر مبایعین نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ مگر زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ غیر مبایعین نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول تسلیم کیا۔ اس بیان پر حلفیہ اعلانات شائع کئے۔ عدالتوں میں حلفیہ بیانات دیتے رہے۔ مگر بعد ازاں فرقہ عنانیہ کے موقف پر آ گئے۔ خدا تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفرقان دسمبر ۱۹۵۷ء)

خلاصہ رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد

بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۷ء

عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے چھ اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس تلاوت قرآن کریم و عہدنامہ اور اسماء الحسنیٰ سے شروع ہوتے ہیں۔ اور درود شریف۔ عہدنامہ اور دعا پر ختم ہوتے ہیں۔

ہر دو ماہ اجلاسات میں کتاب دعوۃ الایمان کا درس دیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کو زبانی یاد کرنے اور اس سے روحانی استفادہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک اجلاس میں صحت جسمانی کی اہمیت پر تقریر کی گئی۔ اور اسی موقعہ پر خدام نے پہاڑ پر چڑھنے میں حصہ لیا۔ قیادت کی طرف سے خدام کو نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بلکہ ایک عمدہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ ہر خادم حضور علیہ السلام کی کوئی کتاب اپنے ذمہ لے اور پھر اُسے خود پڑھے اور اُس کا خلاصہ تیار کر کے کسی اجلاس میں اس پر تقریر کرے۔ اس طرح کم سے کم وقت میں تمام خدام حضور کی کتب میں بیان کردہ معارف سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی موقعہ پر خدام نے اپنے لئے منتخب کتب کا ریکارڈ کروایا۔

بعض اجلاسات میں خدام کو قرآن کریم کی آخری پانچ سورتوں کا ترجمہ اور اس کی مختصر تفسیر سکھائی جاتی رہی۔ ایک موقعہ پر حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کے سکندر آباد تشریف لانے کے موقعہ پر اُن کی مبارک صحبت سے خدام نے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مگر افسوس کہ رپورٹ لکھے جانے کے وقت یہ بابرکت وجود ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خدا تعالےٰ ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے اپنے پسندیدہ دین کو سمجھنے اور اُس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
صلاح محمود الدین

ادائیگی زکوٰۃ

کیطرف

فوری توجہ کی ضرورت

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب زر کے لئے ضروری ہے۔ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں کیا جاتا۔ سالانہ متوقع آمد زکوٰۃ کے مدنظر صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے مقابل پر متعدد امدادی وظائف اور موسمی امدادوں کے لئے گنجائش رکھتی ہے اور اگر زکوٰۃ کی رقوم بر وقت موصول نہ ہوں تو زکوٰۃ کے منظور شدہ اخراجات کی ادائیگی میں مشکل پیش آنا یقینی امر ہے۔ کچھ عرصہ سے اس مد میں آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ لہٰذا جو صاحب نصاب احباب اور جماعتوں کے عہدیداران مال سے توقع ہے۔ کہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز وسیع الدین متعلم جماعت دوم، مدرسہ احمدیہ کی ٹانگ موسم برسات میں پاؤں سے گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی جو تا حال درست نہیں ہوئی۔ میں اس کی وجہ سے بہت فکرمند ہوں۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے بچے کی کامل شفا کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

الامۃ الغفور بیگم مدراسی

"قرآن کریم کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام"

طلباء مدرسہ احمدیہ کا ایک دلچسپ علمی مذاکرہ

قادیان ۱۴ر دسمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں حسب پروگرام زیر صدارت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل طلبہ مدرسہ احمدیہ کا دوسرا علمی مذاکرہ منعقد ہؤا۔ آج کے مذاکرہ کا موضوع "قرآن کریم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام" مقرر تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تقریری پروگرام شروع ہؤا۔

عقیدت کے پھول

عشق الٰہی ہمدردی خلائق میں یکتا رسولؐ

پہلے نمبر پر برادرم محمد کریم الدین صاحب حیدر آبادی نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کو عین لحاظ سے برتر قرار دیتے ہوئے کہا کہ آپؐ نے اپنے آپ کو ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین کے مطابق ذات خداوندی میں کلیتۃً فنا کر دیا تھا۔ اور عشق الٰہی و ہمدردی خلائق میں آپ نے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا مقام پایا اور بلحاظ رسالت انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً کا عالمگیر منصور ہونکہ رحمۃ اللعالمین کے موجب ہوئے اب رضا الٰہی کے حصول کے لئے آپ کی اتباع ضروری ہے۔ اور جو پیغام آپ کو دنیا تک پہنچانے کے لئے دیا گیا وہ عالمگیر ہے۔

صاحب کوثرؐ دوسرے نمبر پر خاکسار نے آیت انا اعطینٰک الکوثر کی تلاوت کر کے بتلایا کہ دشمنوں نے آپؐ کو ابتر کا طعنہ دیا۔ لیکن غیرت خداوندی نے جوش مارا اور آپؐ کو ایسا بلند مرتبہ عطا کیا کہ آپ صاحب کوثر ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے ابتر کے بالمقابل کوثر کا لفظ رکھا ہے پھر اپنی تقریر میں بتلایا کہ آپؐ کی جسمانی و روحانی اولاد۔ علماء کرام، نبوت و رسالت عالمگیر شریعت قرآن مجید۔ عالمگیر دین برحق اسلام، رفعت ذکر (ورفعنا لک ذکرک) خلق حسن (انک لعلیٰ خلق عظیم) مقام محمود، مقام شفاعت، نشانات معجزات بینات، آپ کی پیشگوئیاں۔ فتوحات، ترقی درجات (وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ) اور مسیح موعودؑ کی مقدس ذات یہ سب الطاف و انعام الٰہی کوثر میں شامل ہیں۔ اس طرح بیان کیا کہ اس کوثر کا دائرہ صرف اس زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ قیامت کے بعد کی زندگی پر بھی محیط ہے۔ جنت میں حوض کوثر سے اپنی امت کو سیراب کریں گے۔ شفاعت عظمیٰ کے مقام پر کھڑے ہو کر شفیع بنیں گے۔ گویا دونوں جہان پر کوثر کا دائرہ محیط ہے۔ اور یہ ایسی سعادت ہے جو دنیا کے کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی اللّٰھم صل علیہ وبارک وسلم

اخلاق فاضلہ کا مجسمہ

خاکسار کے بعد عبدالحفیظ صاحب نے انک لعلیٰ خلق عظیم آیت قرآنی پڑھ کر بتلایا کہ حضور اکرم صلعم کی زندگی موافق و مخالف تمام حالات میں سے گذری ہے۔ آپ نے حالت یتیم میں پرورش پائی۔ غربت آپ کا گذارہ تھا تجارت و ملازمت بھی کی۔ آپ لمبے عرصہ تک مجردانہ پاکباز زندگی بسر کی۔ پھر آپ نے کئی شادیاں بھی کیں۔ آپ بادشاہ بھی بنے۔ آپ کے دوست بھی تھے دشمن بھی تھے۔ آپ کو مختلف انقلابات میں سے گذرنا پڑا۔ مگر آپ نے ہر حالت میں عاداتِ کریمہ و اخلاق حمیدہ کا ہی مظاہرہ کیا اور دربار خداوندی سے انک لعلیٰ خلق عظیم کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

سراج منیر

چوتھے نمبر پر سید بشیر الدین صاحب نے قرآن مجید کی آیت یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً پڑھی اور بتلایا کہ نبی کریم صلعم کو شاہد، مبشر نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر کے مبارک القاب وخطابات دیئے گئے ہیں اور کہا کہ آپ صداقت و رسالت کے وہ سورج تھے جو بذاتِ خود بھی روشن اور تمام دنیا کو یکساں روشن کرنے والے تھے۔ چنانچہ آپ نے نہ صرف تاریک عرب پر اپنی شمع رسالت کی ضیا پاشی کر کے ریگستان کے ذرہ ذرہ کو منور کیا بلکہ تمام دنیا اس روشنی سے فائدہ حاصل کر کے توحید کی دولت سے مالامال ہوئی۔ دنیا کے کسی نبی کو سراج منیر نہیں کہا گیا۔ یہ سعادت صرف آپ ہی کی ذات اقدس سے مخصوص تھ۔

درود شریف کے حقدار

آپ کے بعد عبدالسلام صاحب مالا باری متعلم درجہ ثانیہ کی تقریر تھی۔ آپ نے ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً کی آیت پڑھ کر کہا کہ آسمان و زمین پر ایک جوش ہے۔ اس امر کے لئے کہ حضور اکرم صلعم کے مدارج و مراتب میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہو۔ تبھی تو خود عرش سے اللہ تعالےٰ نے صلوٰۃ کا تحفہ دیا۔ اور اس کے فرشتے اور تمام مومن آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ درود شریف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا دیکھئے ہماری نمازیں بغیر درود کے مکمل ہی نہیں ہوتیں اور یہ سعادت دنیا کے کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس اس سے آپ کی بلند شان کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

تمام دنیا کے لئے رسولؐ

چھٹے نمبر پر ابراہیم کے محمود بشیر صاحب مالا باری متعلم درجہ ثانیہ نے قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً کی آیت پڑھ کر اپنی تقریر میں کہا کہ نبی اکرم صلعم سے قبل تمام انبیاء مختص القوم اور مختص الزمان اور مختص المکان تھے مگر آپ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ تمام دنیا کے لئے عالمگیر رسول ہیں۔ نیز کہا کہ آپ کو یہ مقام اس لئے ملا کہ ذات نبوی خود عالمگیر رسالت و دین کامل کی مقتضی تھی۔ آپ میں عالمگیر رسول کی تمام قوتیں اور استعدادیں موجود تھیں۔ مزید کہا کہ صرف عالمگیر رسالت ہی آپ کو نہیں دی گئی بلکہ اللہ تعالےٰ نے عالمگیر اسوہ حسنہ بھی آپ کو قرار دیا۔ اور یہ عالمگیر رسالت اور عالمگیر اسوۂ حسنہ ایسی سعادتیں ہیں جو دنیا کے کسی نبی کو نہیں ملیں۔

شفیع کاملؐ

ان کے بعد سید شہاب الدین حسینی صاحب بہاری کی تقریر تھی۔ آپ نے بھی ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی الخ کی آیت پڑھی اور بتلایا کہ جس رسول پر خود اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں نے درود بھیجا ہو اور پھر جس ذات کی خاطر تمام مومنین پر درود شریف کو لازم کیا گیا ہو اس کا مقام اظہر من الشمس ہے۔ دنیا کے کسی نبی کو یہ شرف حاصل نہیں تھا۔ آپ نے دوران تقریر میں مزید کہا کہ اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلعم کو شفیع قرار دیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کسی کی دعا اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ بلکہ وہ دعا دربار الٰہی تک کبھی نہیں پہنچتی بلکہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

روحانی چاند ستاروں کے لئے مہر تاباں

ان کے بعد محمد عمر صاحب مالا باری نے والشمس و ضحٰھا والقمر اذا تلٰھا پڑھ کر کہا کہ نبی اکرم صلعم وہ شمس ہیں جس کی ضیاء نے نہ صرف تاریک ترین ملک عرب کو ہی منور کیا بلکہ ظھر الفساد فی البر والبحر کے ماتحت وہ دنیا جس کی تمام خشکی و تری اور جس کے تمام متمدن و غیر متمدن اقوام کو جو ایک عالمگیر تاریکی میں چھپے ہوئے تھے منور کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بتایا کہ زبان نبویؐ "اصحابی کالنجوم" کی رو سے آپؐ کو وہ صحابہ دیئے گئے جنہوں نے عظیم الشان قربانیوں کے ذریعہ دین اسلام کو تمام دنیا پر غالب کر دکھایا۔ نیز اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ قمر بھی عطا کیا ہے جس نے شمس رسالت کے انعکاس سے خود منور ہو کر اس فیج اعوج کے تاریک ترین زمانہ میں تمام دنیا کو روشنی بخشی۔

خاتم النبیّٖن

اس کے بعد محمد عارف الدین صاحب کی تقریر تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ:-

آج تک دنیا میں ہزاروں انبیاء اور مرسلین آئے لیکن کسی کو نبوت و رسالت کا اعلیٰ ترین رتبہ اور بلند و بالا مقام نہیں بخشا گیا۔ لیکن آنحضرت صلعم کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین کا مرتبہ بخشا ہے۔ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کی نبوت وہ کامل اور زبردست فیض اپنے اندر رکھتی ہے جو کسی نبی کی نبوت نہیں۔ آپ کی شریعت قیامت تک ہے۔ [illegible] اور آپؐ کے فیضان سے امت میں نہ صرف صدیق شہید اور صالح ہی بنے اور نبیاء تک بنتے چلے جائیں گے بلکہ بقول حضرت مسیح موعودؑ آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ آپ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری سے آپ کا امتی مقام نبوت پر بھی فائز ہو سکتا ہے۔ اور آئندہ کوئی شخص مقام نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس پر نبی اکرم صلعم کی مہر نہ ہو۔ پس یہ وہ مقام ہے جس کا مقابلہ عام انسان تو کیا انبیاء بھی آپ کی ہمسری سے قاصر ہیں۔

مقام محمود پانے والا نبیؐ

آخری تقریر بشیر احمد صاحب حیدر آبادی متعلم درجہ اولیٰ نے کی۔ آپ نے آیت قرآن عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ آپ نے ذلت و گمراہی میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھایا اور دن رات ایسی محنت کی کہ آپ کے احسانات پر نگاہ کرنے کے نتیجہ میں ہر شخص کی گردن آپ کے احسانات سے جھک جاتی ہے اور انہیں غیر فانی خصوصیات کے باعث آپ نے تمام دنیا سے تعریف کروائی اور مقام محمود حاصل کیا۔

بعد ازاں محترم صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں آج کے موضوع کی اہمیت بتاتے ہوئے بتلایا کہ دوستوں کو ایسے مذاکرات میں ضرور شریک ہونا چاہیئے کیونکہ علاوہ دیگر فوائد کے ایک بڑا یہ ہے کہ دوران تقریر میں جہاں جہاں نبی کریم صلعم کا نام آتا ہے وہیں درود شریف پڑھنے کا عمدہ موقعہ ملتا ہے اور بموجب حدیث نبوی ہر درود شریف کے عوض اللہ تعالےٰ نے دس نیکیوں کا وعدہ کیا ہے۔ تو یہ ایسا زریں موقعہ ہے اس شخص کے لئے جو ایسی مجالس میں شریک ہو کر اپنی عاقبت کو بھی سنوار لیتا ہے۔ آپ نے طلباء کے اس علمی ذوق و مسابقت کی روح کو سراہتے ہوئے قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا اور تقریروں میں لغض اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح دعا کے بعد یہ مجلس برخواست ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک - خاکسار محمد ولی الدین حیدر آبادی متعلم درجہ رابعہ مدرسہ احمدیہ قادیان

تقسیم و ترسیل لٹریچر

از دفتر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت دعوت و تبلیغ کا صیغہ نشر و اشاعت تبلیغی لٹریچر کی طباعت اور اُس کی تقسیم و ترسیل میں مستعدی سے کام کر رہا ہے۔ علاوہ ہندوستانی جماعتوں کے عہدے داران کے متفرق احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی تبلیغی لٹریچر کا متواتر مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی خواہش کے مطابق لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ بہت سے غیر مسلم (جن میں زیادہ تر ہندو سکھ شامل ہیں) نہایت توجہ سے اسلام اور احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ اور ان کی غلط فہمیاں دور ہو کر نیر اسلام کی روشنی ان کے باطن کو روشن کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ وہ ایسے ناموافق حالات میں بھی مرکز احمدیت قادیان سے اسلام کی روحانی روشنی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے کے مواقع بہم پہنچا رہا ہے۔ فالحمد علیٰ ذالک۔

ماہ نومبر میں مرکزی دفتر کے ذریعہ سے جو لٹریچر ملک کے طول و عرض میں بھجوایا گیا ہے اس کا گوشوارہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں بہت زیادہ وسیع کام کی ضرورت ہے۔ جس کی سرانجام دہی کے لئے احباب کے تعاون اور ملّی خدمت کی ضرورت ہے۔

نظارت ہذا کا یہ پروگرام ہے کہ کوشش کر کے موجودہ تبلیغی رفتار کو تیز تر کیا جائے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں نہایت مؤثر تبلیغی لٹریچر (بزبان اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ پنجابی) شائع کیا جائے۔ اور پھر حتی المقدور تمام جماعتوں اور مبلغین کو ماہ بماہ مہیا کیا جائے لیکن یہ عظیم الشان کام احباب کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ پس مناسب ہے کہ ہر ایک چندہ دینے والا فرد ہر ماہ ایک معین رقم حسب استطاعت بطور چندہ نشر و اشاعت ضرور دے تاکہ بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں تبلیغی لٹریچر شائع کیا جا سکے اگر جماعتیں کم از کم ڈاک خرچ کی رقم ہی ادا کر دیا کریں تو لٹریچر کی ترسیل کو تیز تر کر دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر ہندوستان کی دس بڑی جماعتیں دس روپیہ ماہوار کے حساب سے ڈاک خرچ بھجوا دیا کریں۔ تو ہم پہلے سے بڑھ کر لٹریچر باقاعدگی سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

ماہ نومبر ۱۹۵۷ء میں تقسیم کردہ لٹریچر کا تفصیلی گوشوارہ حسب ذیل ہے۔ اس ماہ مجموعی طور پر ۸۳۷ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام	تعداد
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام اردو	۲۳
" " " ہندی	۲۲
" " " انگریزی	۴۱
احمدیہ موومنٹ اِن انڈیا "	۵۱
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	۴۹
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگریزی	۱۷
احمدیت کیا ہے انگریزی از حضرت امام جماعت احمدیہ	۲۹
حقیقی اسلام از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۳۲
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی	۴۰
جو لوبیں پھل (بزبان گورمکھی)	۶۴
سیرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی	۵
" " " اردو	۲۴
خاتم النبیین کے بہترین معنے	۲۳
وفات مسیح علیہ السلام پر علماء کے معرکۃ الآراء فتوی	۱۱
آسمانی تحفہ (بزبان اردو)	۶۶
" " (ہندی)	۴۴
" " (گورمکھی)	۷
دنیا ہمارا کرشن (ہندی)	۳۲
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک	۱۸
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۱۳
اس زمانہ کے خلیفہ اور امام اور مجدد کو پہچانو	۷
محامد خاتم النبیینؐ	۸
خصوصیات قرآن انگریزی	۲۴
تناسخ و آواگون	۱۷
عقائد و تعلیمات	۲
کرشن اوتار اردو	۱
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	۱
کرشن اوتار ہندی	۲۱
اسلام اور اشتراکیت	۱
زندہ اسلام	۱
اسلامی عبادت ہندی	۱
احمدیہ ایم	۱
تحقیقاتی عدالت پر ایک نظر	۱
تفسیر سورۂ کہف	۱
ہم اور مذہب	۱
کشتی نوح	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی	۱
نجم الہدیٰ	۱
تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ	۱
تقدیر الٰہی	۱
ترجمۃ القرآن انگلش پہلا پارہ	۱
آئینہ حق نما	۱
قرآن کریم بزبان گورمکھی	۲
بابا نانک اور تعلیم وحدانیت	۱
شاہ جینتہ کو دعوت حق	۲
موجودہ زمانہ کا اوتار	۲
الہدیٰ	۳
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد انگریزی	۱
انسانیت کا ہمدرد	۱
ناقابلِ تسخیر قلعہ (بزبان انگریزی)	۱
قرآن و حدیث کی چار راتیں	۴
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ زندہ ہے	
احادیث نبویؐ میں دعا کی فضیلت	۴
ضرورت مذہب	۱
احمدی مسلمان ہیں	۶
ضرورت مذہب	۱
حیات ممات مسیح علیہ السلام	۱
متفرق لٹریچر	۱۰
میزان کل	۸۳۷

بمبئی کے ایک مشہور انگریزی رسالہ میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز پر تبصرہ

"یہ رسالہ ایک عالم اور محقق کیلئے اہمیت اور دلچسپی سے پُر ہے"

بمبئی سے ایک مشہور رسالہ "دھرم چکرا" نکلتا ہے جو بہ یک وقت دو زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس کی ایک حالیہ اشاعت میں جماعت احمدیہ کے انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء پر تبصرہ کیا گیا ہے جو رسالہ کے چیف ایڈیٹر مسٹر ایں کے بھگوانہ ایم اے نے خود تحریر کیا ہے۔ یہ تبصرہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز جلد ۵۱۔ نمبر ۱۰ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء
ایڈیٹر مظفر الدین چوہدری ربوہ (مغربی پاکستان)

ریویو آف ریلیجنز کا زیر اشاعت شمارہ دلچسپ مقالات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآنی مضامین کو سہل اور آسان طرز پر پیش کیا گیا ہے۔ مضامین "آسمانی امتحان" اور "اکتناز اموال" تعلیم و تربیت کے اعتبار سے سب کے کیلئے مفید ہیں۔ مسیح موعودؑ کی تحریرات کے بعض اقتباسات یقیناً اس قابل ہیں کہ ہر شخص جو کہ اس زمین میں زندگی بسر کر رہا ہے ان کا مطالعہ کرے' جہاد فی سبیل اللہ" اور "خدا کے راستے میں صبر و تحمل کی اہمیت" ایسے مضامین ہیں جو ہر مالک کے لئے مفید اور کار آمد ہدایات کا درجہ رکھتے ہیں۔ پرچہ کا سب سے نمایاں حصہ ادارتی مقالہ ہے جس کا عنوان ہے "مسیح قرآن میں" اس میں مدیر نے قرآن مجید کی رو سے مسیح کے صحیح صحیح مقام کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر ایل۔ جے۔ بھنڈاری کا مقالہ" لداخ کے آشرم میں ایک قیمتی دستاویز کی سنسنی خیز دریافت" تحقیق و تدقیق اور تاریخی ریسرچ کے بالکل ایک نئے میدان کی نشاندہی کرتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مسیح کے سوانح نگار ان کی ابتدائی زندگی میں سے سترہ سال کے حالات بیان کرنے سے قاصر ہیں، مقالہ میں دو کتابوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب "مسیح کی نامعلوم زندگی ہے"۔ جو مسٹر نکولس نوٹووچ کی تحریر کردہ ہے۔ اور دوسری کتاب جو مسٹر آرچ سپنسر لوئس کی تصنیف ہے "مسیح کی پُراسرار زندگی" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دونوں کتابیں مسیح کی زندگی کے اس حصہ پر روشنی ڈالتی ہیں۔ جس کے بارہ میں اناجیل کے مصنف خاموش ہیں۔ دونوں کتابوں کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مسیح سولہ سال تک ہندوستان میں مقیم رہے۔ اور پھر وہاں سے نیپال چلے گئے۔ لاسہ کے پرانے کتب خانوں میں ایسے قیمتی مسودات آج بھی موجود ہیں جو مسیح کی زندگی کے حالات پر مشتمل ہیں۔ نیز چند آشرم ایسے بھی تھے جن میں ان قیمتی مسودات کے نسخے اور ان کے تراجم رکھے ہوئے تھے۔ ایک ترجمان کی مدد سے تبت کے ایک قدیمی نسخہ کا ترجمہ کیا گیا۔ چنانچہ پتہ یہ چلا کہ یہ پالی زبان کی عبارتوں پر مشتمل تھا۔ یہ مقالہ اس قابل ہے کہ اس کا بغور مطالعہ کیا جائے ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے کسی قدر صبر اور ایک ایسے نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ جو تعصب سے بالا ہو۔ درست یہ کہا جا سکتا ہے کہ غور و فکر کی ایک نئی راہ کھل گئی ہے۔ اور یہ محققین کا کام ہے کہ وہ حقیقت کو پانے کے لئے اس پر کام کریں۔

بحیثیت مجموعی "ریویو" ایک عالم اور محقق کے لئے اہمیت اور دلچسپی سے پُر ہے ہم ایڈیٹر صاحب کو ان کے اس شمارہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں"۔

(دھرم چکر بمبئی ۱۵ر نومبر ۱۹۵۷ء)

نوٹ: رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا سالانہ چندہ ۱۰/- روپے ہے۔ ہندوستان کے خریداران اپنی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال کر سکتے ہیں۔

ولادت

مورخہ ۱۴ر دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب جماعت و درویشان کرام سے عزیز نومولود کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
بابو غلام رسول ناطق نائب صدر جماعت رینگرہ

چندہ تعمیر چار دیواری بڑا باغ
میں
حصہ لینے والے مخلصین

بہشتی مقبرہ اور ملحقہ باغ کے ارد گرد پختہ چار دیواری کے لئے چندہ کی تحریک کافی عرصہ سے جاری ہے اور اس بات کا اعلان بذریعہ اخبار "بدر" بھی کیا جا چکا ہے کہ جو احباب اسی غرض کے لئے کم از کم یک صد روپے یا اس سے زائد ادا کریں گے ان کے نام بطور یادگار دعا لکھوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

مختلف اوقات پر جن جن احباب کی طرف سے اس تحریک میں رقوم موصول ہوتی رہی ہیں ان میں سے بعض کا نام اخبار "بدر" میں قبل ازیں شائع کئے جا چکے ہیں ملحقاً نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ابھی اس باغ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے۔ جس پر کثیر اخراجات متوقع ہیں۔ اس لئے جن احباب نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مد میں کم از کم یک صد روپیہ بھجوا کر شامل ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب کٹک ۔/۱۰۰ روپے اس سے قبل ۔/۱۴۰ روپے ادا کر چکے ہیں
" مختار احمد صاحب ایاز افریقہ ۔/۵۰ " " " ۔/۱۰۰ " " "

مرمت مقامات مقدسہ

سید صمصام الدین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ رانچی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مظہر احمد صاحب پال نے مرمت مقامات مقدسہ کے لئے ۔/۱۰۰ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس میں سے ۔/۴۰ روپے نقد بھجوا بھی دیئے ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید میں بھی اہل و عیال سمیت حصہ لیا ہے۔ موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔

سید صمصام الدین صاحب بھی وصولی چندہ جات میں نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرماتے ہیں۔ احباب ہر دو صاحبان کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں انہیں کامیاب کرے۔ اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آئندہ بھی بہتر رنگ میں خدمات کی توفیق دیتا رہے۔

ناظر بیت المال قادیان

امتحان میں کامیابی

درویشان قادیان میں سے مندرجہ ذیل افراد نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ادیب فاضل اور ادیب عالم میں حسب تفصیل ذیل کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ادیب فاضل

مکرم عبد الغفور صاحب نمبر ۳۴۴
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب } ۲۲۹
چوہدری محمود احمد صاحب مبشر (درجہ ۲ میں کمپارٹمنٹ)

ادیب عالم

مکرم سید شہامت علی صاحب نمبر ۲۸۰
" مسعود احمد صاحب نمبر ۲۶۵
" عبد الرحمان صاحب فنا فی نمبر ۲۰۸

(بحوالہ ٹریبیون انبالہ ۱۵/۱۲ و الجمعیۃ دہلی ۱۷/۱۲/۵۷)

وعدہ ہائے تحریک جدید کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن وعدوں اور وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں کی فہرستیں مرکز میں نہیں بھجوائیں۔ اور نہ ہی چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف پورے طور پر توجہ دی ہے چونکہ وعدوں اور وصولی کی تیسری فہرست جنوری کے دوسرے ہفتہ میں سیدنا حضرت اقدس کے حضور بغرض دعا پیش کی جا رہی ہے۔ اس لئے جن دوستوں اور جماعتوں نے تا حال اپنے وعدہ جات نہیں بھجوائے ان کو چاہیئے کہ وہ بلا تاخیر تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کی تفصیل سے اطلاع دیں۔ تا کہ ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں بھی شامل ہو سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تحریک چندہ تعمیر چار دیواری بڑا باغ
اور
سیکرٹریان مال کا فرض

بہشتی مقبرہ اور ملحقہ باغ کے ارد گرد پختہ چار دیواری کے لئے چندہ کی تحریک کافی عرصہ سے جاری ہے اور اس بات کا اعلان بذریعہ اخبار "بدر" بھی کیا جا چکا ہے کہ جو احباب اس غرض کے لئے کم از کم یک صد روپے یا اس سے زائد ادا کریں گے۔ ان کے نام بطور یادگار دعا لکھوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

بعض مخلصین جماعت کے وعدوں کی فہرستیں اور ادائیگی کی اطلاعات نظارت ہذا میں آنی شروع ہو چکی ہیں۔ جن دوستوں نے تا حال اس تحریک میں اپنے وعدے نہ لکھوائے ہوں ان کو چاہیئے کہ بلا تاخیر اس میں حصہ لے کر اپنے وعدوں سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد تک اس تحریک کو پہنچا کر اور اس کی اہمیت کی وضاحت کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں تا کسی جماعت کا کوئی دوست ایسا نہ رہے جو اس تحریک سے عدم علم کی وجہ سے اس میں شامل ہونے سے محروم رہے۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان دعا

محترم محمد قاسم صاحب کارخانہ بیڑی چاند مارک اڈکور نے اپنے بچے عزیز محمد عثمان کی شادی کے موقعہ پر مبلغ ۔/۲۵ روپے شکرانہ فنڈ ارسال فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ دونوں خاندانوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازے اور دینی و دنیاوی نعماء سے نوازے۔ آمین۔

دیگر احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح۔ شادی۔ بچہ کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی۔ غموں سے نجات پانے اور حادثات سے محفوظ رہنے کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ فنڈ کے طور پر کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کریں۔ اور ایسی رقوم محاسب صاحب قادیان کے نام "شکرانہ فنڈ" میں ارسال فرمایا کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

دعائے مغفرت

مکرم عبد العلیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیودرگ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم محمد ابراہیم صاحب موصی ساکن دیودرگ مورخہ ۲۱/۱۱/۵۷ بروز جمعہ صبح سات بجے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے سلسلہ کی مالی خدمات میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے کوئی چندہ ادا نہ ہونے پر ان کو بڑا قلق رہتا تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے عبد الکریم صاحب نور۔ عبد الرشید صاحب بی کام محمد خواجہ صاحب اور دو لڑکیاں فاطمہ بی بی صاحبہ اور محبوب بی بی صاحبہ چھوڑے ہیں جنازہ میں لوگ کثرت سے شریک ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کو خادم دین بنائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ضروری تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۵ر دسمبر ۵۷ء میں نظارت ہذا کی طرف سے جو اعلان بعنوان "مرمت مقامات مقدسہ کی تحریک میں جماعت یادگیر کے صدیق امیر علی صاحب کا قابل تعریف نمونہ" شائع کیا گیا ہے اس میں غلطی سے مکرم صدیق امیر علی صاحب ساکن موگرال کی طرف سے مبلغ ۔/۶۰۰ روپے کا وعدہ درج کیا گیا ہے۔ ان کا وعدہ دراصل ۔/۱۶۰۰ روپے کا ہے۔ لہٰذا اس غلطی کی درستی کی جاتی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مکرم صدیق امیر علی صاحب بعض مشکلات میں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اپنی ہر قسم کی نعماء سے ان کو اور ان کے خاندان کو نوازے اور ان کو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر ۔ راج سبھا نے آج امتناعی نظر بندی قانون میں تین سال کے لئے توسیع کرنے سے متعلق بل منظور کر لیا ہے ۔ بل لوک سبھا میں پہلے ہی منظور ہو چکا ہے ۔ مخالف ممبروں کی طرف سے اس بل کی سخت مخالفت کی گئی اور اسے کالے قانون سے تعبیر کیا گیا ۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ بل پہلے ہی منظور کیا گیا تھا اس وقت کے اور آج کے حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ اس لئے اس میں توسیع نہیں ہونی چاہئے ۔ بل کی خاص طور پر سخت مخالفت کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے کی گئی ۔ کمیونسٹ لیڈر مسٹر گپتا نے الزام لگایا کہ حکومت اس قانون میں اس لئے توسیع کرنا چاہتی ہے ۔ تاکہ وہ سیاسی مخالفین کو اس قانون کے ذریعہ دبا سکے ۔

اس کے برعکس کانگریس کے ممبروں کا کہنا تھا کہ ابھی اس قانون کی ضرورت ہے ۔ اس میں توسیع ہونا چاہئیے ۔ انہوں نے اپنے دلائل کی حمایت میں پنجاب میں ہندی کی تحریک اور جنوبی ہند کے کانگرام ایجی ٹیشن اور رام ناتھ پورم کے فسادات پیش کئے ۔ اور کہا کہ اس قسم کی تخریبی سرگرمیوں پر صرف امتناعی نظر بندی جیسے قانون ہی سے قابو پایا جا سکتا ہے ۔

بحث کے جواب میں وزیر امور داخلہ مسٹر وائی ۔ بی ۔ چوان نے یقین دلایا کہ حکومت اس قانون کو تعلق غیر جانبداری سے استعمال کرے گی ۔ ملک میں ایسے تخریبی عناصر موجود ہیں جنہیں اس قسم کے بل کی منسوخی پر بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے آپ نے کہا کہ اگر حکومت کی یہ خواہش ہوتی کہ اس قسم کا قانون ہمیشہ موجود رہنا چاہیئے ۔ تو وہ اس قانون میں بار بار توسیع نہ کراتی بلکہ وہ اسے مستقل قانون بنانے کا مطالبہ کرتی ۔ لیکن اس کی بجائے صرف توسیع کرانے پر اکتفا کیا گیا ۔ اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ حکومت کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ اس قانون کو کوئی مستقل قانون بنا دے

نئی دہلی ۔ ۲۰ر دسمبر ۔ آج لوک سبھا میں مسٹر [illegible] کے اس بل پر کہ عورتوں کو ستانے اور چھیڑنے والوں کو سخت سزا دی جائے [illegible] بحث ہوا ۔ اگرچہ [illegible] کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا ۔ لیکن کہا گیا کہ اس سلسلہ میں بعض عملی دشواریاں ہیں ۔ [illegible] ہیالال ہرپال نے ایک [illegible] اشعار پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرد فطرتاً عورتوں کی طرف مائل ہے لیکن ماڈرن عورتوں نے اپنے میک اپ اور ڈریس سے صورت حال کو اور خراب کر دیا ہے وہ اپنے بناؤ سنگھار سے دعوت نظارہ دیتی ہیں ۔

تہران ۔ ۲۰ر دسمبر ۔ وزیر اعظم نے آج ایک بیان میں بتایا کہ ایران کے کردستانی علاقہ میں گذشتہ ہفتہ جو زلزلے آئے ہیں ان کی وجہ سے ہلاک شدگان کی تعداد دو ہزار تک پہنچ گئی ہے ۔ مسٹر اقبال نے کہا کہ ایران کی تاریخ میں ایسے زلزلے کبھی نہ آئے تھے ۔ ایسی تباہی و بربادی کی مثال ان کی ایران کی تاریخ میں نہیں ملتی ۔ زلزلہ زدہ علاقہ کے دورہ سے واپسی پر اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملبہ کی صفائی کے بعد ہی صحیح اندازہ لگایا جا سکے گا ۔ کہ مرنے والوں کی تعداد کیا ہے مسٹر اقبال نے کہا کہ میرے خیال میں ان کی تعداد اور بھی بڑھ جائے گی ۔ اور تمام اندازے غلط ثابت ہوں گے ۔

چنڈی گڑھ ۔ ۲۰ر دسمبر ۔ مرکزی وزیر داخلہ پنڈت پنت بذریعہ ہوائی جہاز آج شام یہاں پنجاب کے تین روزہ دورہ پر تشریف لائے ۔

چنڈی گڑھ ۔ ۲۲ر دسمبر ۔ پنجاب یونیورسٹی کے رسومی جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب کرتے ہوئے روز گذشتہ وزیر داخلہ پنڈت پنت نے پنجاب کے عوام سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر پورے اتحاد کے ساتھ اپنی ریاست کو ترقی اور رفاہ عامہ کی راہ پر لے جائیں ۔ جلسہ صدارت کے فرائض یونیورسٹی کے چانسلر مسٹری ۔ پی ۔ این سنگھ انجام دے رہے تھے ۔ اپنی اپنی اسناد لینے کے لئے ہزاروں نوجوان مرد اور عورتیں رنگ برنگ گونوں میں جلسہ میں ملبوس جلسہ کی زیب و زینت کو دوبالا کر رہے تھے ۔ اور ایک عجیب قسم کا سماں پیدا ہو گیا تھا ۔

پنڈت پنت نے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو اپنے مخالف کے نقطۂ نگاہ کو بھی سمجھنا چاہئیے ۔ اور رواداری اور مفاہمت سے کام لینا چاہئیے ۔ ایک شخص خواہ وہ صحیح راستہ پر ہی کیوں نہ ہو تنگی کے ساتھ دوسرے شخص کو اپنے زاویہ نگاہ پر نہیں لا سکتا ۔ ایک شخص اگر اپنے مخالف کو جیتنا چاہتا ہے تو اسے چاہئیے کہ وہ اس کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے اسے اپنے سینہ سے لگائے ۔ ایک شخص کو فتح حاصل کرنے کے لئے کچھ جھکنا بھی پڑتا ہے ۔ ایک گھر میں اگر پھوٹ پڑ جائے تو اس کا نظام قائم نہیں رہ سکتا ۔

چنڈی گڑھ ۔ ۲۲ر دسمبر ۔ پنڈت پنت نے روز گذشتہ ہماچل پردیش کے پنجاب میں ادغام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب اس کا کوئی امکان نہیں ہے ۔ کیونکہ ہماچل پردیش کے لوگ اپنے آپ کو فرقہ وارانہ جذبات اور تنازعات کا شکار رہنا نا چاہتے ہیں پنجاب ہائی کورٹ بار کے ممبران کو خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ اگر پنجاب کے لوگ واقعی چاہتے ہیں کہ وہ ہماچل پردیش کے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ پنجاب کو اپنا وطن بنائیں تو انہیں چاہئیے کہ جماعتی تنگ نظری سے اپنے آپ کو علیحدہ کریں ۔ اور اپنے اندر فرقہ وارانہ رواداری پیدا کریں ۔ ہماچل پردیش کے جوڈیشل کورٹ کو پنجاب ہائی کورٹ میں مدغم کر دینے کے سوال پر پنڈت پنت نے کہا کہ یہ تو درست ہے کہ قانون کا اطلاق ایک ہوتا ہے پھر بھی اس پر رسم و رواج کا اثر ضرور ہوتا ہے ۔ اور ہماچل پردیش کی روایات اور رسم و رواج پنجاب سے بڑی حد تک جدا ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہماچل پردیش کو ہم سب میں مدغم کر دینے کے مسئلہ پر حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک افسر مقرر کیا گیا تھا ۔ اس نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہ ادغام غیر ضروری ہے ۔

ماسکو ۔ ۲۱ر دسمبر ۔ سپریم سوویٹ نے آج متفقہ طور پر ایک سات نکاتی قرارداد منظور کر لی ۔ جس میں سوویٹ یونین امریکہ اور برطانیہ سے درخواست کی گئی ہے ۔ کہ وہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے تجربات بند کر دیں ۔ قرارداد میں تینوں ملکوں کی حکومتوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کی تیاری بھی بند کر دی جائے ۔ قرارداد مسٹر خروشچیف فرسٹ سیکرٹری کمیونسٹ پارٹی کی تقریر کے بعد منظور کی گئی ۔ جو انہوں نے نیٹو کانفرنس (شمالی اوقیانوس) کے متعلق تنظیم کے متعلق کی ۔

نئی دہلی ۔ چند ہفتہ جاری رہنے کے بعد آج لوک سبھا کا اجلاس عرصہ غیر معینہ کے لئے ملتوی ہو گیا ۔ اجلاس ملتوی ہوتے پر لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر سردار حکم سنگھ نے کہا کہ سبھا نے بہت زیادہ کام کیا ہے ۔

واشنگٹن ۲۲ر دسمبر ۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اپنے مشیروں کے ہمراہ پیرس کی نیٹو کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد کل بذریعہ طیارہ مکان واپس آ گئے درمیان میں وہ تھوڑی دیر رکے اور وہاں پر انہوں نے ہالینڈ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے ساتھ بات چیت کی ۔